رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

جلد ۳۶ — بسم اللہ الرحمن الرحیم — نمبر ۱۹

اہل حدیث

اخبار — امرتسر

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلّم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ — [illegible]

رؤسا و جاگیرداروں سے — [illegible]

عام خریداروں سے — [illegible]

ششماہی — [illegible]

ممالک غیر سے سالانہ — [illegible] شلنگ

فی پرچہ — ۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۱۸ محرم الحرام ۱۳۵۸ھ مطابق ۱۰ مارچ ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نظم۔ (مسلمان سے خطاب) - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - ص۲
مسیحی مذہب کی صحیح تصویر - - - ص[illegible]
خلیفہ قادیان اور مصری پارٹی - - - ص[illegible]
خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم - - - ص[illegible]
قادیان کا سالانہ جلسہ - - - - ص[illegible]
نذیر کی ندا بہ ابن مخیر کی صدا - - - ص[illegible]
دہلی کی گذشتہ تاریخ اہل حدیث - - ص[illegible]
اہل بیت اور شیعہ - - - - ص[illegible]
مولانا اسلم جیراجپوری اور عالم برزخ - ص[illegible]
جدوجہد - - - ص[illegible]
[illegible] - متفرقات - - ص[illegible]
[illegible] - اشتہارات - ص[illegible]

مسلمان سے خطاب

از قلم محمد عاشق عرف برق الکلم مہتمم مدرسہ [illegible]

اے مسلماں تو زمانے میں کبھی سردار تھا — مخزن جود و کرم۔ کان ہنر زردار تھا
نشۂ مردانگی میں مست تھا سرشار تھا — سرزمین ہند میں غازی علم بردار تھا
سامنے میں آجائے تیرے تھی بھلا کس کی مجال
تیری ہیبت پُرغضب تھی واہ رے تیرا جلال
عزت و شہرت میں یکتا ہر چارسو مشہور تھا — مثل ماہ پُرضیا سینہ تیرا معمور تھا
تو شکستہ دل کی ڈھارس مونس و غمخوار تھا — رشک افلاطوں ارسطو۔ قافلہ سالار تھا
منشاء قدرت سے تو اب ہو گیا را جسے زوال
ہر کمال را زوالے۔ ہر زوالے را کمال
خواب غفلت چھوڑ اے مسلم ذرا بیدار ہو — سونے پستی جارہی ہے قوم اب ہوشیار ہو
دشمنان قوم کے ہی مت پیچھے آزار ہو — اللہ کی صدا شوہ تیرا اے یار ہو
بیدار ہو بیدار ہو مسلم تو اب بیدار ہو
اپنی غفلت کے نتیجے سے تو اب بیزار ہو

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

—— امرتسر میں ٢۔ مارچ کو تعزیہ گزرتے ہوئے بازار کرموں ڈیوڑھی میں ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ ١٨ اشخاص زخمی ہوئے۔ جن میں گیارہ مسلمان تھے۔ ایک مسلمان جو شہری نہ تھا سر پر شدید زخم لگنے سے مر گیا۔ جسے پولیس نے اپنی زیر نگرانی دفن کرایا۔ تقریباً ساٹھ ہندو اس سلسلہ میں گرفتار ہوئے جن میں دو زیر دفعہ ٣٠٢ و ١٤٩ حوالات میں ہیں۔ ان پر مقدمہ چلایا جائیگا۔ باقی اٹھاون کو ضمانتوں پر رہا کر دیا گیا ہے۔ ان میں سے پانچ پر زیر دفعہ ١٤٧ اور ٥٣ پھر زیر دفعہ ١٠٧ مقدمہ چلایا جائیگا۔ انکے مقدمات کی سماعت ١٧۔ مارچ کو ہوگی۔ ان کے علاوہ بھی چند ہندو اور مسلم گرفتار کئے گئے ہیں۔ مزید تحقیقات جاری ہے۔ شہر میں ٢۔ مارچ سے ہی ٢ ماہ کے لئے دفعہ ١٤٤ و کرفیو آرڈر نافذ ہے۔ پولیس کا زبردست انتظام ہے۔ ہولیوں کے جلوس بھی بند ہیں۔ آج (٤۔ مارچ) تک کوئی مزید حادثہ پیش نہیں آیا۔

—— امرتسر گذشتہ ہفتے بہت بارش ہوئی۔ پنجاب کے اکثر مقامات پر سخت ژالہ باری ہوئی۔ جس سے فصلوں کو بہت نقصان پہنچا ہے۔

—— قصور ضلع لاہور میں ٢۔ مارچ کو جلوس ذوالجناح نکلنے پر شیعہ سنی فساد ہو گیا۔

—— بنارس میں ہندو مسلم فساد ہونے سے بیس اشخاص ہلاک اور دو سو زخمی ہوئے۔ علی ہذا القیاس کانپور میں بھی محرم کے موقعہ پر پولیس کو کئی مرتبہ گولی چلانی پڑی ٤ ہلاک و ٣٤ مجروح ہوئے۔

—— محرم کے فسادات کے پیش نظر بریلی میں دفعہ ١٤٤ نافذ کر دی گئی۔

—— ریاست راجکوٹ کے متعلق گاندھی جی نے ٹھاکر صاحب کی خدمت میں چند مطالبات پیش کئے تھے۔ جن کا جواب نہ ملنے پر گاندھی جی نے ٣ مارچ سے حسب دستور فاقہ کشی اختیار کر لی ہے۔ جس کی وجہ سے آپ کمزور ہو گئے ہیں۔ ان کی حالت کو دیکھتے ہوئے

گورنمنٹ بمبئی نے گورنر جنرل کو مطلع کیا ہے کہ اگر راجکوٹ کے معاملات میں گورنمنٹ ہند نے جلد مداخلت نہ کی تو بمبئی گورنمنٹ ٨ مارچ کو مستعفی ہو جائیگی۔ صوبہ بہار و سی پی کی حکومتوں نے بھی یہی فیصلہ کیا ہے۔

—— دہلی۔ جمعیۃ العلماء ہند کانفرنس کے اجلاس میں ایک رزولیوشن پاس کیا گیا ہے کہ مسلمانوں کو کانگرس میں نہ صرف شامل ہونا چاہئے بلکہ اسکی سرگرمیوں میں پوری طرح حصہ لینا چاہئے۔ (غالباً کانفرنس کی یہی غرض و غائت تھی)

—— ریاست کپورتھلہ میں تمام سرکاری ملازموں کو سیاسی تحریکوں میں حصہ لینے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

—— معلوم ہوا ہے کہ امسال حج بیت اللہ کے موقعہ پر بیرونجات سے ٥٩ ہزار ٥٦٧ حجاج کرام شامل ہوئے نجد و حجاز کے اندرونی حجاج اس تعداد میں شامل نہیں۔

یاد رہے | حساب دوستان اہلحدیث ٣ مارچ میں شائع کیا جا چکا ہے۔ اسے ایک نظر ضرور ملاحظہ فرماکر قیمت اخبار جلد بھیجدیں۔ (منیجر اہلحدیث)

—— لندن ٥ مارچ۔ فلسطین کانفرنس جاری ہے ابھی تک کوئی خاطر خواہ فیصلہ نہیں ہوا۔ برطانوی نمائندوں نے تجویز پیش کی ہے کہ جب تک عربوں اور یہودیوں میں مفاہمت نہیں ہوتی تب تک فلسطین کے دو یا زیادہ حصے کئے جائیں اور دو ہاؤس قائم کرکے ان میں موجودہ آبادی کے مطابق ممبر منتخب کئے جائیں۔

—— رنگون میں ہندو مسلم فساد ہونے سے ١٦ ہلاک اور دو سو زخمی ہوئے۔

—— امرتسر پولیس نے ایک شخص امیر چند کو ڈاکہ زنی اور جھوٹی تار دینے کے الزام میں گرفتار کر لیا ہے کہ ملزم نے ایک شخص کو ہوشیار پور تار دیا کہ اسکی لڑکی بیمار ہے امرتسر جلدی پہنچو۔ تار دیکر ہوشیار پور چلا گیا اور اسکے مکان پر ڈاکہ ڈالا۔

—— مالیر کوٹلہ جیل سے نو قیدی دو سو کارتوس اور دس ماؤزر لیکر فرار ہو گئے۔

مضامین آمدہ | مولوی ابوالوحید محمد عبداللہ صاحب عقیل۔ محمد خان صاحب۔ مولوی محمد ایوب صاحب۔ سید محمد اسحاق صاحب۔ محمد ابوالخیر صاحب ٢ عدد۔ قریشی محمد عبدالرحیم صاحب۔ محمد عبدالمنان صاحب قریشی۔

غیر مقبولہ | قادیان کا جلسہ اور خاتم النبیین۔ خیر مقدم۔ کھلی چٹھی بنام مرزا محمود احمد صاحب۔ چیلنج مباحثہ۔ احمدیوں کو نصیحت۔

غیر مقبولہ نظمیں | مرثیہ بر وفات مولانا محمد یوسف شمس۔ جام ولائے احمد یا رب تو میرا بھر دے۔

شیخ عبدالرشید ملتانی | جہاں کہیں ہوں اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں۔ (منیجر اہلحدیث)

جلسہ اہل حدیث کانفرنس | پر جو صاحب نظم پڑھنا چاہیں وہ سیکرٹری صاحب مجلس استقبالیہ جلسہ اہل حدیث کانفرنس کو بہت جلد اطلاع بھیجدیں جو صاحب خود تشریف نہ لا سکیں اپنا کلام ہی بھیجدیں۔

تیاری شروع کردیں | آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے جلسہ میں پہنچنے کے لئے آپ ابھی سے تیاری شروع کردیں۔

یاد رفتگان | (١) میری اہلیہ حرکت قلب بند ہونے سے ٢۔ فروری کو انتقال کر گئی انا للہ! برکات احمد پنشنر از بریلی

(٢) میرا پچیس سالہ نوجوان لڑکا احمد غفور دو تین ماہ کی علالت کے بعد ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دے گیا۔ انا للہ! محمد عبد المغنی از راجو ضلع دربھنگہ۔

(٣) ہمارے محترم بزرگ اور اخبار اہلحدیث کے پرانے خریدار حاجی غلام قادر المعروف غلام حیدر صاحب بعلت نمونیا ٩ محرم کو انتقال کر گئے انا للہ! مرحوم ہماری جماعت کے روح رواں اور مخلص بزرگ تھے۔ راقم: محمد عبدالرزاق فاروقی مسجد عباسی احمد پور شرقیہ ریاست بہاولپور۔ (٤) منشی محمد ابراہیم خان صاحب گونڈوی کی دختر انتقال کر گئی۔ انا للہ! عباس علی مدرسہ نور العلوم بہرائچ۔

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھم وارحمھم

—— [illegible] کے قریب [illegible] مارچ کو [illegible] پانی [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

... UNIVE... DELHI.

اہلحدیث

۱۸۔ محرم الحرام ۱۳۵۸ھ

مسیحی مذہب کی صحیح تصویر

(۲)

مسیحی رسالہ "اخوت" کے مضمون نگار نے کھلے الفاظ میں ظاہر کیا ہے کہ مسیح دراصل خدا تھا۔ جو جسم اختیار کر کے دنیا میں ظاہر ہوا۔ اس کا ذکر گذشتہ پرچے میں ہو چکا ہے۔ آج اس کا بقیہ مع جواب درج کیا جاتا ہے۔ ناظرین غور سے پڑھیں۔ راقم مضمون لکھتا ہے :-

"مسیح نے مجسم ہو کر بتایا کہ خدا نور ہے۔ اس نور سے کوئی آگ کا شعلہ مراد نہیں بلکہ اس سے ذات الٰہی کا قدس مراد ہے۔ چنانچہ کلام مقدس میں لکھا ہے کہ

"خدا اس نور میں رہتا ہے۔ جس میں ذرا بھی تاریکی نہیں"

یعنی اس کی ذات میں ناپاکی اور گناہ کا امکان تک نہیں۔ مسیح نے مجسم ہو کر بتایا کہ خدا محبت ہے۔ؔ اس محبت کی توضیح اور تشریح کے لئے آپ نے خدا کو باپ کے لفظ سے مخاطب کیا۔ باپ کی عالمگیر تعلیم نے دنیا کو عالمگیر اخوت اور مساوات کی سلک میں منسلک کر دیا۔ؔ دنیا کے اندر حقیقی اخوت اور برادری کو قائم کیا مساوات کے اصول کو بغیر کسی تمیز و تفریق کے جاری کیا۔ؔ اور اس کے باعث سب بنی نوع انسان بلا کسی قومی اور ملی امتیاز کے آپس میں بہن بھائی ہیں۔ ایک خاندان کے بیٹے اور بیٹیاں ہیں۔ سب کا باپ ایک ہے۔ جو سب کے ساتھ یکساں سلوک کرتا ہے۔ غرض کہ مسیح واحد خدا کا اکمل اور اتم مکاشفہ ہے۔ؔ اور اس کے ذریعے سے ایک سرتاپا گنہگار بھی اپنے گناہوں کی مغفرت حاصل کر کے خدا تک رسائی ہوتی ہے۔ خداوند مسیح نے دعویٰ کیا ہے کہ "راہ حق اور زندگی میں ہوں۔ کوئی میرے وسیلہ کے بغیر خدا تک نہیں

۸ؔ خدا کو نور اور محبت بتانے کے لئے جسم اختیار کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ یہ بات تو انبیاء کرام اور بزرگان دین سب بتاتے آئے ہیں۔ (اہلحدیث)

۹ؔ خدا کو باپ کہہ کر دنیا کو اخوت اور مساوات میں منسلک کرنے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ تمام بنی آدم خدا کے فرزند ہیں اور خدا ان سب کا باپ ہے۔ جیسا کہ مسیح نے خود فرمایا ہے کہ :- "تم آسمانی باپ کے فرزند ہو" (متی ۶ : ۳۰) نتیجہ اس کا وہی ہے کہ مسیح خدا کا بیٹا انہی معنی میں ہے جن معنی میں دوسرے سب انسان خدا کے بیٹے ہیں۔ یہ مضمون وہی ہے جو ... حضرات انبیاء ... بطور ... کرتے ہیں

یہ پہلا سبق تھا کتاب ہدیٰ کا
کہ مخلوق ساری ہے کنبہ خدا کا

اس ابنیت یا ولدیت کے معنی فرزند ہونا نہیں ہیں بلکہ تشبیہ کی شکل میں اس سے مراد محبوبیت ہے۔ اچھا ہوا کہ مسیحی نامہ نگار نے خدا کی ابوت اور بنی آدم کی ابنیت کا مسئلہ خوب صاف کر دیا۔ جس کی تائید ہم نے انجیل جلیل سے بھی دکھا دی ہے۔ (اہلحدیث)

۱۰ؔ اگر مسیح نے مساوات کا اصول جاری کیا تھا تو غیر بنی اسرائیل کو کتے کیوں کہا تھا (متی ۱۵ : ۲۶) (اہلحدیث)

۱۱ؔ مکاشفہ کا معنی غالباً آئینہ (شیشہ) ہے۔ پس ہم اس شیشے میں نظر کرتے ہیں تو ہمیں ملتا ہے کہ مسیح ایک وقت مریم صدیقہ کے پیٹ میں تھا پھر پیدا ہو کر لڑکوں میں کھیلتا رہا۔ جس کی شہادت اناجیل طفولیت دے رہی ہیں۔ پھر بالغ ہوا۔ کبھی بھوکا ہوا، کبھی کھانا کھایا اور پانی پیا اور کبھی دشمنوں کے نرغے میں پھنسا اور اس حالت میں یہ دعا کرتا ہوا سُنا گیا :- "اے میرے آسمانی باپ یہ موت کا پیالہ مجھ سے ٹال دے" (مرقس ۱۴ : ۳۵)

آخر کار دشمنوں کے نرغے میں پھنس کر حسب بیان انجیل متی چلا کر جان دی۔ کیا ہی اچھا آئینہ ہے جس میں تمام انسانی صفات نمایاں نظر آتی ہیں۔ (اہلحدیث)

(۳۵۵)

پہنچ سکتا ہے" ۱۲ھ

حقیقی مذہب میں یہ تینوں چیزیں یعنی راہ - حق اور زندگی ہونی نہایت ضروری ہیں - مسیح محض راہ بتلانے والا ہی نہیں بلکہ وہ خود راہ ہے - وہ حقیقی جادۂ عمل ہے - جس پر چل کر لوگ قرب الٰہی کو حاصل کرتے ہیں ۱۳ھ - قوموں کی حیات اسی میں مضمر ہے - وہ زندگی کا بانی مبانی ہے اور وہی اکیلا لوگوں کی زندگی کا انجام ہے کلام مقدس نے صاف بتادیا کہ آسمان اور زمین کے درمیان کوئی دوسرا نام بخشا نہیں گیا جس سے گناہوں کی معافی حاصل ہوسکتی ہے - زمانہ کے شروع سے آج تک صرف مسیح ہی دنیا کا نجات دہندہ ہے ۱۴ھ - مسیح کے باہر لوگوں کی مذہبی تگ ودو محنت ومشقت بدنی ، ریاضت وجفاکشی بے سود ہیں - آج دو ہزار سال کا عرصہ ہوا جبکہ ابنا المسیح منصۂ شہود پر جلوہ افروز ہوئے تھے - اس طویل عرصہ میں دنیا نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ کسی کو مسیح کا نعم البدل ثابت کرے - لیکن وہ آج تک اپنی کوششوں میں ناکامیاب ثابت ہوئی ہے - دنیا میں بڑے بڑے مصلحین تو ضرور پیدا ہوئے - ہادی وفاتح - فلاسفر - سائنسٹ - عالم اُستاد وغیرہ سینکڑوں ہوگزرے - لیکن کوئی ماں کا پوت ایسا پیدا نہ ہوا جو مسیح کی جگہ لے سکتا ۱۵ھ - اور اس کے کیریکٹر اور سیرت کو اپنی زندگی میں دکھا کر لوگوں کو اپنا گرویدہ اور فریفتہ بناسکتا - مسیح کی انوکھی اور اعجازی تعلیم نے دنیا کی اخلاقی ، روحانی ، تمدنی ، معاشرتی اور اقتصادی حالت میں ایک حیرت انگیز انقلاب پیدا کردیا ۱۶ھ - بلاریب مسیح کی جلیل القدر شخصیت گذشتہ دو ہزار سال سے بہمہ جہت ومن کل الوجوہ بے نظیر اور عدیم المثال ثابت ہوئی ہے - اس میں کچھ شک نہیں کہ اس عرصہ میں بعض شخصوں نے "مثیل مسیح" "مسیح زمان" "مسیح موعود" وغیرہ ہونے کا دعویٰ کیا ۱۷ھ - بعض مسیح کے نام نہاد معتقدوں نے کسی شخص کو مسیح کا خطاب دیکر مخاطب کیا - لیکن واقعات اور حالات نے فوراً ظاہر کردیا چہ نسبت خاک را با عالم پاک "

(اخوت لاہور بابت جنوری ۱۹۳۹ء)

۱۲ھ مسیح خدا تک پہنچانے کا وسیلہ ہے بالکل صحیح ہے آمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ ط لیکن فاضل نامہ نگار نے وسیلہ اور مقصد میں فرق یا تو خود ہی نہیں سمجھا یا بتایا ہی نہیں - اچھا ہم ہی بتائے دیتے ہیں ریل گاڑی پر غور کرو - یہ لاہور تک پہنچنے کا وسیلہ ہے مگر خود لاہور نہیں ہے - اسی طرح سیڑھی مکان کی چھت پر پہنچنے کا ذریعہ یا وسیلہ ہے مگر خود چھت نہیں ہے - نامہ نگار نے خوب فیصلہ کیا ہے - ہمارا بھی اس پر صاد ہے - (اہلحدیث)

۱۳ھ مسیح وسیلۂ نجات ہے - مسیح قرب الٰہی کا ذریعہ ہے - بالکل ٹھیک ہے - (اہلحدیث)

۱۴ھ نجات دہندہ سے مراد اگر وہی ہے جسکو نامہ نگار پہلے لفظ وسیلہ سے بیان کر آیا ہے تو ہمارا بھی اس پر صاد ہے - اگر خود نجات دینے والا مراد ہے تو اسکو وسیلہ کہنا صحیح نہیں ہے - ایسا ہی یہ کہنا بھی صحیح نہیں ہے کہ "زمانہ کے شروع سے" کیونکہ شروع زمانہ سے لیکر مسیح کی پیدائش تک لوگ انہیں جانتے پہچانتے بھی نہ تھے - پھر ان کے حق میں آپ نجات دہندہ (نجات دینے والے) کیونکر ہوسکتے ہیں - (اہلحدیث)

۱۵ھ مسیح کی جگہ لینے سے مراد اگر یہ ہے کہ کوئی ایسا شخص پیدا نہیں ہوا جو الوہیت اور انسانیت کا مرکب مجموعہ ہو - تو ہم مانے لیتے ہیں کہ واقعی کوئی ایسا شخص پیدا نہیں ہوا جو ان دو جزوؤں کا مرکب مجموعہ ہو - یہ تو محال کی مثال محال تلاش کرنا ہے - اگر محض انسانی حیثیت میں نبوت اور رسالت کا منصب مراد ہے تو مسیح جیسے بہتیرے رسول آئے بلکہ وہ بھی آئے جن کی بابت خود مسیح نے فرمایا ہے کہ وہ آکر تمہیں ایسی باتیں بتائینگے جن کو میں نہیں بتا سکتا اور وہ دنیا کو راستی اور عدل کے ساتھ پاک کرینگے - (انجیل یوحنا)

(اہلحدیث)

۱۶ھ کیا انقلاب پیدا کیا اور کب کیا؟ یہ دونوں امور محل بحث ہیں - نامہ نگار کا فرض تھا کہ اس کی تفصیل کرتا تاکہ معلوم ہوجاتا کہ آپ کا دعویٰ واقعات سے بھی ثابت ہے - (اہلحدیث)

۱۷ھ یہ فقرہ غالباً مرزا صاحب قادیانی کی طرف اشارہ ہے ، مرزائی کے مریدو ! اس کے جواب میں کیا کہتے ہو ؟

(اہلحدیث)

(نوٹ) یہ مضمون اور نبی موعود والا مضمون (جو اہلحدیث نمبر ۲۷ میں شائع ہوچکا ہے) ہر دو کو بصورت رسالہ طبع کراکر مفت شائع کیا جائیگا - ناظرین آگاہ رہیں اور تعداد مطلوب سے اطلاع دیں - محصول ڈاک بذمہ طالب ہوگا - (اہلحدیث)

قادیانی مشن

خلیفہ قادیان اور مصری پارٹی

ناظرین کو یاد ہوگا کہ قادیانی جماعت میں بعض لوگ ایسے بھی ظاہر ہوئے ہیں جو احمدیت کے تو قائل ہیں مگر موجودہ خلیفہ کی خلافت کے منکر بلکہ شدید مخالف ہیں - ان کے سرگروہ شیخ عبدالرحمان المعروف شیخ مصری ہیں - آپ کا دعویٰ ہے کہ خلیفہ قادیان میں ایسے اخلاقی عیوب ہیں جنکے باعث وہ قابل معزول ہیں - اس کے فیصلہ کے لئے اس فریق کا ایک اشتہار ہمارے پاس پہنچا ہے - جس میں خلیفہ صاحب کو مباہلہ کی دعوت دی گئی ہے - اسکے مشتہر حکیم عبدالعزیز احمدی مقیم قادیان ہیں - یہ نزاع دن بدن بڑھتی جارہی ہے -

خلیفہ قادیان کی طرف سے اس دعوت کو قبول نہیں کیا جاتا - نہ آئندہ قبول کرنے کی کوئی صورت نظر آتی ہے ہمارا خیال ہے کہ خلیفہ قادیان اگر ہمت کرکے اس دعوت کو قبول کرلیتے تو آئے دن کا جھگڑا ختم ہوجاتا ہم اس امر میں کچھ زیادہ کہنا نہیں چاہتے - ع

محتسب را درون خانہ چہ کار

(۲۳۹) جواب [illegible] اعتراضات [illegible]

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

(مرقومہ منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسری)

(گذشتہ سے پیوستہ)

قرآن کی بزرگی - آنحضرت صلعم کی فضیلت - اسلام کی عالمگیری - سب کی سب مسئلہ ختم نبوت سے وابستہ ہیں اگر ہم نبوت کو جاری مانیں تو اس کے یہ معنے ہیں کہ دنیوی زندگی کے لئے فلاح و فوز کے قوانین - روحانی ترقیات کے ذرائع - نجات اخروی حاصل کرنے کے وسائل، حقوق اللہ و حقوق العباد کے مظہر احکامات ربانیہ ابھی تک انسانوں کو مکمل طور پر عطا نہیں کئے گئے۔

گذشتہ ادیان کی طرح جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین مقدس بھی بام عروج کے کسی درمیانی زینہ پر ہی دم توڑ رہا ہے۔ قرآن مجید کا یہ دعویٰ کہ دین کامل ہو چکا نبوت کی نعمت تمام کی جا چکی - اور آنحضرت ہا ہا ثنا ھو دا تمھا تنا کے فرامین قد انقطعت النبوۃ والرسالۃ - ختم بی النبیون وغیرہ یکسر و باطل تھے۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ!

مرزا غلام احمد صاحب نے سچ فرمایا ہے کہ

"اگر کوئی نبوت کے دعا زی نہیں (حقیقی معنوں کی رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تشریف لاوے اس سے تو تمام تار و پود اسلام کا درہم برہم ہو جاتا ہے"

(کتاب البریت ص۱۸۵)

مختصر یہ کہ ختم نبوت کا انکار قرآن اور نبی سید الانس والجان کی صریح تخریب و توہین پر منتج اور اسلام کا تختہ الٹ دینے کے برابر ہے - یہی وجہ ہے کہ توحید کے بعد اسلامی عقوق کے مسائل میں سے جس قدر ختم نبوت کے مسئلہ پر زور دیا گیا ہے شاید ہی کسی دوسرے مسئلہ کو یہ اہمیت دی گئی ہو - مگر آہ صد آہ کہ معاداں نبوت نے اپنی تمام شر ... قابلیتوں کو اس تخریب اسلام کے اکھاڑنے میں ہی خرچ کر دیا۔

مضمون ہذا کی گذشتہ اقساط سے ناظرین کرام معلوم کر چکے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کیسے کیسے واضح ارشادات تھے جنہیں تحریف کے سانچہ میں ڈھال کر کچھ کا کچھ بنا دیا گیا۔ آج تک ان مخالفین ختم نبوت نے یہ جال بچھا رکھا تھا کہ

"بہت سے اولیاء و محدثین اور علماء .... آنحضرت کے خاتم النبیین ہونے کے باوجود آپ کے بعد کسی ایسے نبی کے آنے کو ممنوع خیال نہیں کرتے تھے - جو آپ کی ہی وساطت سے اس درجہ (نبوت) کو حاصل کرے" (خلیفہ قادیان کا قول مندرجہ الفضل ۲۵ - نومبر ۳۲ء ص۱)

مگر کل جبکہ خلیفہ قادیان کو اس کذب سے بُنے ہوئے جال کی تمام تاریں ٹوٹی ہوئی محسوس ہوئیں تو آپ نے جھٹ سے پہلو بدل لیا - اور یہ کہہ کر اپنی آنکھوں پر سنگ دروغ کی عینک چڑھا کر فرمایا کہ یہ تو درست ہے کہ

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس بات پر زور دیا (ہے) کہ میرے بعد نبی نہیں (مگر کیا اس حصہ کا بھی انکار کیا ہے جو جاری ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ نہیں! ہاں مخفی رکھا ہے - چنانچہ فرمایا لکن المبشرات - تا جس نے اس سے فائدہ اٹھانا ہے (یعنی مرزا صاحب نے) اسی کا ذہن ادھر چلے - دوسرے کا نہ جائے - اور جب تک وہ نبی نہ آئے جو ان الفاظ کا مصداق ہے تب تک تو فیصلہ رہے اور جب وہ آجائے تو آپ ہی لکن المبشرات سے نبوت کا جاری ہونا ثابت کر لیگا - گویا جس وقت تک کسی نبی نے نہ آنا تھا اس وقت تک تو ان النبوۃ والرسالۃ قد انقطعت کے الفاظ امت کی حفاظت کا موجب ہوں اور جب نبی آجائے تو وہ لکن المبشرات سے نبوت کے جاری ہونے کا ثبوت پیش کر سکے۔"

(قول خلیفہ قادیان در ریویو ماہ اگست ۳۶ء ص۳۹/۴۰)

اللہ اکبر! برادران اسلام! یہ ہیں قادیانیوں کی مقدس چالیں - کہاں یہ دعویٰ تھا کہ بیسیوں اولیاء و محدثین اور علماء اسلام مسئلہ اجراء نبوت سے نہ صرف یہ کہ واقف ہی تھے بلکہ علی الاعلان اس مسئلہ کے مبلغ و مشتہر تھے - چنانچہ "الفضل" ۲۰ - نومبر ۳۲ء کے اندر خلیفہ صاحب نے محی الدین ابن عربیؒ - مجدد الف ثانیؒ - ملا علی قاریؒ - امام شعرانیؒ بلکہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا تک کے اسماء گرامی بھی اسی گروہ میں شمار کر دئیے اور کہاں یہ اعلان کہ سوائے مرزا صاحب کے گذشتہ ساڑھے تیرہ سو برس کے اندر کسی ایک فرد امت محمدیہ کو بھی اس راز سے قطعاً آشنائی نہ تھی - آہ سے

ہم بھی قائل تیری نیرنگی کے ہیں یاد رہے
او زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے

(باقی آیندہ)

قادیان کا سالانہ جلسہ
اور
خلیفہ صاحب کے مواعظ

(از قلم مولوی ابو سعید عبدالرحمن صاحب فرید کوٹی)

اخبار گوہر بار "اہلحدیث" مورخہ جنوری ۳۳ء میں میرا ایک مضمون چھپ چکا ہے - اسی سلسلہ کا یہ دوسرا مضمون ہے۔

خلیفہ صاحب جس مسجد میں نماز پڑھا رہے تھے اس کے دائیں جانب کچھ فاصلہ پر عورتوں کا پنڈال تھا اور مردوں کا پنڈال جنوب مشرق میں تقریباً دو صد گز کے فاصلہ پر تھا - پنڈال کے چار بڑے دروازے تھے اور چاروں طرف مدور شکل میں گیلریاں نصب کی گئی تھیں - ایسا شقان مسیح ان گیلریوں پر ہی بیٹھے ہوئے اپنی نماز پڑھ رہے تھے - رکوع و سجود اکڑو ہو کر یا اینٹھ

سے ہو کر ادا ہو رہا تھا۔ پنڈال اور مسجد کے درمیان خالی جگہ خالی تھی۔ جس میں نہایت آسانی کے ساتھ یہ تمام لوگ باطمینان و سکون محمدی طریق پر اسلامی نماز ادا کر سکتے تھے۔ پچاس آدمی کہیں کھڑے ہوئے ہیں، سو کہیں اور دو سو کہیں۔ اور عجیب بات یہ تھی کہ پنڈال اور مسجد کے درمیان خالی جگہ پر جو صفیں تھیں ان کے آگے سے برقعہ پوش زائرات جلسہ مستورات بالکل بید هڑک چلتی پھرتی تھیں۔

ہم نے ایک شخص سے گیلریوں پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی وجہ پوچھی کہ یہ حضرات میدان کی خالی جگہ میں کیوں جاکر آرام کے ساتھ نماز نہیں پڑھ لیتے؟ تو انہوں نے فرمایا اس خوف کے مارے کہ مسجد میں جاکر نماز پڑھنے سے کہیں پنڈال کی یا گیلریوں کی موزوں جگہ ہاتھ سے نہ نکل جائے۔ اس لئے اچھی جگہ کا پہلے ہی انتخاب کر کے دھرنا مار کر بیٹھ جاتے ہیں۔

سٹیج کے درمیان میز رکھا ہوا تھا جس کے پاس کھڑے ہو کر میاں محمود احمد تقریر فرما رہے تھے۔ اور آپ کے چاروں طرف عقابوں کی طرح مسلح پہرہ دار کھڑے ہوئے تھے۔ آپ کی تقریر کے چند اقتباسات درج ذیل ہیں:۔

دوران تقریر میں آپ نے فرمایا کہ یورپ کے بعض لوگ زمین پر کان لگا کر گھوڑوں کی پاؤں کی آہٹ تین تین میل کے فاصلہ سے سن لیتے ہیں اور یہ ان کی قوت سمع کی پریکٹس کا نتیجہ ہے وغیرہ ذالک (شاید مرزا صاحب نے پریکٹس کے ذریعہ نبوت کو پالیا حتیٰ کہ آسمانوں کی خبریں لوگوں کے سامنے جلی لفظوں میں پیش کیں۔ محمدی بیگم کا نکاح۔ عبد اللہ آتھم کی موت۔ اور مولانا ثناء اللہ صاحب مدظلہ کے ساتھ آخری فیصلہ بھی الہام پاکر جیت لیا۔ اب مرزا صاحب کے جانشین قادیانیوں میں غالباً یہ تلقین کرنا چاہتے ہیں کہ یہ لوگ بھی بوہڑ والوں کی طرح اپنے اپنے کان قادیان کی مقدس زمین پر رکھ رکھ کر بجائے عالم بالا کے عالم برزخ یا زمین کی خبریں کاہنوں کی طرح معلوم کر لیا کریں۔ اور ثابت کریں کہ علم طبقات الارض اس طریقہ پر بآسانی

سیکھا جا سکتا ہے)۔ میرے گذشتہ مضمون میں یہ بات تو ثابت ہو چکی ہے کہ ہر قادیانی (بقول خلیفہ صاحب) تین چار جلسوں میں شریک ہو کر کامل فلسفی بن جاتا ہے۔ لیکن آج کے مضمون سے آپ یہ معلوم کر لیجئے کہ خلیفہ صاحب کے فرمان کے مطابق اگر امت مرزائیہ زمین پر کان رکھنے اور سننے کی عادت پیدا کر لے تو بہت جلد یہ لوگ علم طبقات الارض کے ماہرین فن بن سکیں گے۔

پھر ارشاد ہوتا ہے کہ لائلپور میں زراعت کا کالج ہے جس میں زراعت کی نسبت اچھے معلومات بہم پہنچائے جاتے ہیں۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ چند لوگوں کو جو زمیندار ہوں۔ فن زراعت کی تعلیم دلوائی جائے۔ اور انہی مزارعین میں باحسن طریقہ بعض اصولوں کے تحت ہم اچھی طرح تبلیغ کر سکتے ہیں۔ یہ لوگ قابل مزارع اور عمدہ کھیتی باڑی کرنے والے ثابت ہونگے۔

اوپر دو ڈگریوں کا ذکر ہو چکا ہے۔ اس جگہ آپ اگریکلچر کی اعلیٰ ڈگری کا مرکز غالباً قادیان کو بنانا چاہتے ہیں۔ تاکہ سیدھے سادے زمیندار فن کاشتکاری کے معلومات حاصل کرنے آئیں اور قادیان کے تبلیغی حلقے میں داخل ہو جائیں۔

بہرحال آپ کی تقریر کا یہی حال اول سے آخر تک تھا کبھی مسئلہ وفات مسیح کا مسئلہ بیان ہوا، کبھی نبوت قادیان کی بحث، کبھی لائلپور کا ذکر تو کبھی لندن کا، کبھی مشرق تو کبھی مغرب کبھی چین اور کبھی ترکستان۔ نہ کوئی خاص موضوع تھا نہ کوئی دلچسپ اسلوب بیان۔ جو جی میں آتا تھا کہتے چلے جاتے تھے۔ امت مرزائیہ بلاشبہ جھوم جھوم کر الہامات ربانی کی طرح سنتی تھی۔ مگر وہ لوگ جنہیں تقاریر کے سامنے یا سمجھنے کا ذرہ برابر بھی خدا داد ملکہ تھا وہ خوب سمجھتے تھے کہ یہ عالمانہ تقریر ہے یا طلسم ہوشربا کا کوئی صفحہ پڑھا جا رہا ہے۔

ہم نے ۲۶ دسمبر کو مولوی احمد علی صاحب لاہوری کی تقریر حمایت اسلام کے جلسہ میں سنی۔ بخدا یہ تقریر قال اللہ و قال الرسول کے تحت اور ہر لحاظ سے عمدہ تھی۔ یہ سطور میں محض اسلئے لکھی ہیں کہ قادیانی حضرات اپنے خلیفہ صاحب کو بہت بلند اور اعلیٰ درجہ کا مقرر سمجھتے ہیں۔ لہٰذا انکی تقریر کا حال اپنے دوستوں کے سامنے پیش کر دیا تاکہ ہمارے دوست انکے بیانات اور

بریلوی مشن

نذیر (مدظلہ العالی) کی ندا بجواب فقیر کی صدا

(مرقومہ مولوی عبد اللہ صاحب ثانی امرتسری)

(گذشتہ سے پیوستہ)

پچھلے پرچہ میں "انوار الصوفیہ" کے نامہ نگار کی اس تحریر پر بحث تھی جو انہوں نے شاہ عبد العزیز دہلوی مرحوم کی طرف منسوب کر کے لکھا تھا کہ شاہ صاحب کے نزدیک مقبولان بارگاہ سے استمداد جائز ہے۔ اس قسط میں شاہ صاحب کی وہ عبارات تفسیر عزیزی جلد اول سے دکھائی گئی ہیں۔ جن سے استعانت بغیر اللہ کا شرک ہونا ثابت ہے۔ (مدیر)

پس ہر مومن کو کہ شرک سے بھاگتا ہے اول ہی مرتبہ میں چاہئے کہ غیر کی اعانت کو کہ فقط ظاہر میں اعانت ہے اور حقیقت میں کسی طرح کی قدرت نہیں رکھتا ہے۔ نظر سے ڈال دے اور ساتھ اعانت قادر حقیقی کے کفایت کرے۔ (تفسیر عزیزی صفحہ ۱۰ ترجمہ اُردو)

دوسری جگہ لکھتے ہیں:۔

اور استعانت ساتھ ایسی چیز کے کہ توہم استقلال اس چیز کا بیچ وہم اور فہم کسی شخص کے خواہ مشرک ہو خواہ موحد نہیں گذرتا ہے جیسا کہ استعانت ساتھ اناج وغیرہ کے بیچ بھوک دفع کرنے کے اور استعانت ساتھ پانی کے اور شربتوں کے بیچ دفع کرنے پیاس کے

لہ اسکے بعد شاہ صاحب نے حضرت ابراہیم کا دعا تو لکھا ہے جب فرشتہ جبرئیل کو کہا تھا کہ مجھے تیری طرف کچھ حاجت نہیں

اور استعانت واسطے راحت کے بیچ سایہ درخت وغیرہ کے اور استعانت طرف دواؤں اور بوٹیوں کے بیچ دور کرنے بیماریوں کے اور استعانت ساتھ امیر اور بادشاہ بیچ تعیین وجہ معاش کے کہ حقیقت میں معاوضہ خدمت کا مال کے ساتھ ہے اور موجب تذلل کا نہیں اور ایسے ہی استعانت ساتھ طبیبوں اور علاج کرنے والوں کے کہ بسبب تجربہ اور زیادتی واقفیت کے ان سے طلب مشورہ کی ہے اور استقلال کا وہم نہیں کیا جاتا۔ پس اس قسم کی استعانت بلا کراہت جائز ہے۔ اس واسطے کہ حقیقت میں استعانت نہیں۔ اگر استعانت ہے تو بھی استعانت بخدا ہے۔ (تفسیر عزیزی ص۲۷ ترجمہ اردو)

آگے لکھتے ہیں:-

استعانت ایسی چیز سے ہو کہ توہم استقلال اس چیز کا مشرکین کے ذہنوں میں بیٹھا ہوا ہے جیسا کہ استعانت ساتھ ارواح اور روحانیات فلکیہ یا عنصریہ یا ارواح سائرہ مثل بھوانی۔ شیخ سدو وزین خان اور جو مانند ان کے ہوں اور اس قسم کی استعانت عین شرک ہے اور منافی ملت حنفی کی ہے۔

ص۲۹ پر تحریر فرماتے ہیں:-

یا رتبہ اماموں اور اولیاؤں کا برابر رتبہ انبیاؤں اور مرسلین علیہم السلام کے مقرر کرے اور انبیاء اور مرسلین علیہم السلام کے واسطے لوازم الوہیت کے جیسا کہ علم غیب اور فریاد سننے ہر کسی کی ہر جگہ میں اور قدرت اوپر تمام مقدورات کے ثابت کرے اور ملائکہ اور ارواح اور انبیاء اور اولیاؤں کے تئیں بیچ پردہ صورتوں اور بتوں اور قبروں اور تعزیوں کے معبود ٹھہرائے اور رزق اور فرزند اور تندرستی اور منصب اُن سے بالاستقلال درخواست کرے۔

حضرت شاہ صاحب کی منقولہ عبارات غور سے پڑھیں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ شاہ صاحب مقبولان بارگاہ فوت شدگان سے استعانت کو شرک اور خلاف

شرع قرار دیتے ہیں۔ صاحبزادہ صاحب بھی تفسیر عزیزی کا غور سے مطالعہ کریں گے تو وہ بھی ہماری تصدیق کریں گے اور ہمارے ساتھ متفق العقیدہ ہو کر کہہ اٹھیں گے ؎

کون کہتا ہے کہ ہم تم میں جدائی ہو گی
یہ ہوائی کسی دشمن نے اڑائی ہو گی

اس عنوان میں صاحبزادہ صاحب نے بحوالہ حصن حصین ایک روایت نقل کی ہے جو کتاب مذکور میں یوں درج ہے

اذا انفلتت دابة فليناد اعينوا يا عباد الله رحمكم الله۔

دوسری روایت و ان اراد عونا فليقل يا عباد الله اعينوني يا عباد الله اعينوني يا عباد الله اعينوني۔

یہ روایت صاحب حصن حصین نے مسند بزار و مصنف ابن ابی شیبہ اور طبرانی کے حوالہ سے نقل کی ہے۔ مگر روایت مذکور ضعیف ہے۔ کیونکہ اس کی سند میں ایک راوی ابن حبان ضعیف ہے۔ دوسرا راوی عتبہ بن غزوان مجہول الحال ہے۔ کذا فی التقریب۔ اس لئے یہ روایت ناقابل احتجاج ہے۔ میزان الاعتدال میں ابن حبان کے متعلق لکھا ہے۔ قال ابن عدی منكر الحديث قد روى عن عمر بن ذر نسخة طويلة كلها غير محفوظة۔ یعنی ابن عدی نے فرمایا یہ راوی (ابن حبان) منکر حدیث ہے۔ اس نے عمر بن ذر سے ایک لمبا نسخہ روایت کیا ہے جو تمام کا تمام غیر محفوظ ہے یعنی درست نہیں۔ دوسرے راوی عتبہ بن غزوان کے متعلق صاحب میزان لکھتے ہیں لا يعرف۔ یہ شخص نامعلوم ہے پتہ نہیں کون ہے

وجہ دوم اگر اس روایت کو فرضاً صحیح بھی مانا جائے تو اس سے کسی طرح ثابت نہیں ہوتا کہ فوت شدہ بزرگوں سے استعانت جائز ہے۔

اس کا مطلب بالکل صاف ہے جو ہم اپنے لفظوں میں نہیں بلکہ حنفی بزرگ کا تحریر کردہ لکھتے ہیں۔ مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی لکھتے ہیں:-

بعض روایات میں جو آیا ہے یا عباد الله اعینونی تو یہ ندا کسی میت سے استعانت نہیں بلکہ عباد الله جو صحراء میں موجود ہوتے ہیں ان سے طلب اعانت ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص۱۹۲ ج۳)

وجہ سوم اس منکر اور ضعیف روایت کی معارض روایت حصن حصین میں ہی مذکور ہے۔ چنانچہ بروایت طبرانی و ابن ابی شیبہ مروی ہے:-

اذا ضاع له شيء او ابق فليقل اللهم راد الضالة وهادي الضلالة انت تهدي من الضلالة اردد على ضالتي بقدرتك وسلطانك فانها من عطائك وفضلك۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کی شے گم ہو جائے یا جانور غلام بھاگ جائے تو یوں (مدد چاہے) اور کہے اے اللہ گم شدہ جانور کو واپس لانے والے اور گمراہی سے ہدایت دینے والے تو ہی راہنمائی کر سکتا ہے۔ میرے پاس گم ہوئی چیز اپنی قدرت اور غلبے سے واپس لے آ کیونکہ وہ تیرے فضل سے تیری ہی عطا ہے۔

اب ہم آخر میں صاحبزادہ صاحب کی خاطر ایک بزرگ کا قول بھی نقل کئے دیتے ہیں اور مناسب بھی ہے کیونکہ آپ نے حضرت شاہ عبد العزیز صاحب کے قول کو سند اپیش کیا ہے۔ جس کا مفہوم بھی غلط سمجھا یا سمجھایا ہے۔ ہم شاہ صاحب کے اباجی مرحوم کا قول پیش کرتے ہیں بفضل خدا اس کا مفہوم وہی لینگے جو قائل کے نزدیک صحیح ہے۔ سنئے! حکیم الامت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی والد شاہ عبد العزیز صاحب مرحوم حجۃ اللہ میں لکھتے ہیں:-

انهم كانوا يستعينون بغير الله... في حوائجهم من شفاء المريض وغناء الفقير وينذرون لهم يتوقعون انجاح مقاصدهم بتلك النذور ويتلون اسماءهم رجاء بركتها فاوجب الله عليهم ان يقولوا في صلواتهم اياك نعبد واياك نستعين وقال الله

ahmadimuslim.de

وَيُرَادُ مع اللہ احداً او یقین المراد من الدعاء العبادة کما قال بعض المفسرین بل ھو الاستعانة لقولہ تعالیٰ بل ایاہ تدعون فیکشف ماتدعون انتھی خلاصة معانی حجة اللہ

(مشرک) لوگ غیر اللہ سے مدد چاہا کرتے تھے اپنی ضرورتوں شفاء مریض غنا فقر وغیرہ میں ان (غیر اللہ) کی نذریں مانا کرتے تھے اور ان سے حاجت براری کی امیدیں رکھتے اور ان کے ناموں کا ورد کرتے اور برکت کی امید رکھتے تھے۔ اس لئے اللہ نے نمازوں میں ضروری قرار دیا کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین پڑھا کرو۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو نہ پکارا کرو اور دعاء سے مراد اس جگہ عبادت نہیں۔ جیسا کہ بعض مفسر کہتے ہیں بلکہ استعانت ہے۔ جیسا کہ ارشاد ایاہ تدعون خاص اسی کو پکارو پھر وہ چاہیگا تو مشکل حل کر دیگا۔ (حجة اللہ ملخصاً)

دہلی کی گذشتہ اہل حدیث تاریخ

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس

اور

اعیان اہل حدیث دہلی کا فرض

(مرحوم مولوی امام خان صاحب نوشہروی)

آپ کا یہ دلی جو شہر تھا کبھی عالم میں انتخاب جس میں عمل بالحدیث کی پود شاہ ولی اللہ صاحب محدث رحمة اللہ علیہ نے لگائی فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ وَّ اَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا۔ اس پود کو ممدوح کے بامراد و کامران (ابن ابن) شاہ محمد اسمٰعیل شہیدؒ نے خون رگِ جاں سے سینچا۔ یہ پود بڑھی، پھلی، پھولی اور کس قدر بار آور ہوئی۔ تمام ملک میں پھیل گئی۔ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِى السَّمَاۗءِ (دیکھئے! اللہ تعالیٰ کلمہ طیبہ کی مثال اس قسم کے شجر مبارک سے بیان کرتا ہے جس کی جڑیں اپنی جگہ مضبوط ہیں اور شاخیں آسمان تک سر بلند)

اللہ اللہ! شاہ اسمٰعیل کی خوش نصیبی کہ ہندوستان کے ہر عامل بالحدیث کی زبان پر اس موحد آگاہ، حق جو اور حق پژوہ کا نام جاری ہے اور اہل حدیث کی بختاوری کہ انہیں شاہ اسمٰعیل جیسا موحد، متبع سنت غازی، مجاہد اور شہید فی سبیل اللہ امام ملا۔

حضرت شہید علیہ الرحمة کی شان جلالی کا مظاہرہ ان کے فوز بہ شہادت ہونے کے ساتھ ختم ہوگیا۔ (وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ) اور جناب میاں صاحب مرحوم کا رنگ جمالی ضوفگن ہونے لگا۔ وہی دہلی ہے جہاں سے غازیانِ اسلام کا ٹڈی دل تلواروں کے سائے میں نکلا۔ تاکہ پنجاب کے مسلمانوں کو کفار کی چیرہ دستیوں سے مخلصی دلاسکے۔ مگر اب زمانہ کا رنگ بدل گیا ہے۔ غازیوں نے تلواریں میان میں کرلیں اور جناب میاں صاحب علیہ الرحمة کی بزم تلقین میں دوزانو ہوکر بیٹھ گئے وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ۔ حدیث کے دل نشیں سبق پڑھے اور ملک کے ہر گوشہ میں جاکر دہرائے۔ میاں صاحب پر اللہ کی رحمت ہو۔ کیا خوش رسم ڈالی۔ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا وَّيَنْقَلِبُ اِلٰٓى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا۔ امتداد عمر کے بعد میاں صاحب کی حیاتِ علم بھی ختم ہوگئی۔ قَدْ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ۔

میاں صاحب کے اس نور حدیث نے سب سے زیادہ دہلی کو روشن کیا۔ اور ہر شمع اپنے دائرہ کے قریب ہی زیادہ روشنی کرتی ہی ہے۔ وکذلک۔ پس باوجودیکہ ملک کے ہر گوشہ میں اہل حدیث کے بے شمار مدرسے قائم ہوئے اور موجود ہیں۔ مگر دہلی کو اس نوع میں جو تفوق حاصل ہے۔ اسکی ہمسری کسی مقام سے نہ ہوسکی۔ حتیٰ کہ اس وقت بھی دہلی سے علم حدیث کی نہریں بارہ اہل حدیث مدرسوں کی شکل میں پھوٹ رہی ہیں۔ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا۔ جن سے دو سو کے قریب طلبہ پیاس علم بجھا رہے ہیں۔ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ

× اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِى الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ

اور اسی دہلی سے اہل حدیث کے دو ممتاز اخبار "محمدی" اور "مسلم اہل حدیث گزٹ" شائع ہوتے ہیں جن کی دینی خدمات کا ہر خورد و کلاں کو اعتراف ہے۔ (صحف مکرمة بایدی کرام بررة)

اور یہ اولویت و اولیت بھی اس کی قسمت میں ودیعت تھی کہ جماعت اہل حدیث کی متحدہ جمعیت، آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا صدر مقام بننے کا فخر بھی اسی دہلی کو نصیب ہوا۔

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی تاریخ تاسیس کا اعادہ جناب کے سامنے تحصیل حاصل ہے کیونکہ زمانہ تاسیس میں آپ میں سے اکثر حضرات تشریف فرما تھے لیکن کانفرنس کی تاریخ کے تذکرہ میں اس سے مفر ناممکن ہے کہ جس طرح ملک میں عمل بالحدیث کا اجرا جناب شہید دہلوی سے ہوا۔ اسی طرح اہل حدیث کانفرنس کا انعقاد ہمارے اسمٰعیل ثانی مولانا عبد العزیز مرحوم رحیم آبادی کی ذات گرامی سے ہوا۔ مولانا رحیم آبادی کو دو نوجوان ہمرکاب ایسے ملے جو جوانی ہونے کے علاوہ جواں ہمت بھی تھے بلکہ ہیں۔ ہماری مراد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ اور مولانا ابراہیم میر سے ان مخلص احباب

بنگال سے پنجاب تک سفر کر کے دہلی میں کانفرنس کا مرکز بنایا۔

دہلی کو جو برتری شہادت پناہ اسماعیل شہید اور فضیلت مآب میاں صاحب کی وجہ سے حاصل تھی وہی بزرگی اس کو آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا صدر مقام ہونے سے نصیب ہوئی۔ اور اسی طرح کی فضیلت دہلی کو ان علمائے اہل حدیث کی برکت سے ہے جو یہاں کسی نہ کسی سلسلہ میں قیام فرما ہیں۔

ولیکن کانفرنس کی حالت کیا ہے؟

مولانا رحیم آبادی کے انتقال سے جو زوال شروع ہوا تو دن بدن بد سے بدتر ہوتا گیا اور یہ حقیقت کسی عالم یا عامی سے پوشیدہ نہیں مگر اس میں کوئی شک نہیں کہ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس صرف دہلی کی نہ تھی بلکہ تمام ملک کی مشترکہ جمعیت تھی۔ ملک کے تمام علمائے اخیار اہل حدیث پر اس کی بقا و اصلاح کا فرض تھا۔ مگر کیسے سمجھا جا سکتا ہے کہ جب مرکز ہی کی طاقت کمزور ہونے لگی تو دوسروں کی ہمت کیا کر سکے گی۔

مجھے اپنے اس طویل (اور نامبارک) دوران قیام دہلی میں اکثر و بیشتر علمائے کرام سے کانفرنس پر گفتگو کا موقع ملا۔ جس کو یہاں دہرانا ضروری نہیں۔ مگر میں اپنے ان اخیار کرام کو ان کا یہ منصب یاد دلانا چاہتا ہوں کہ آپ حضرات میں سے ہر ایک ہمارا دینی رہبر ہے۔ آپ ہی کی تعلیم ہمارے لئے مشعل ہدایت ہے۔ ہم سے اگر خلاف شرع کوئی "جریمہ" سرزد ہوتی ہے تو آپ تنہائیوں میں سرزنش فرماتے ہیں زیادہ سرکشی پر منبر پر تنبیہات ہوتی ہیں۔ ہم سنتے ہیں اور اصلاح کی سعی کرتے ہیں پس جس طرح علمائے کرام حضرات انفرادی اصلاح میں رغبت فرماتے ہیں۔ اجتماعی خرابیوں کی اصلاح تو اس سے بھی ضروری ہے۔ اہل حدیث کانفرنس ہندوستان کے تمام موحدین کی مشترکہ جماعت ہے۔ اس کی فلاح و بہبود پر تمام جماعت کی رفاہیت منحصر ہے۔ یعنی یہ ہمارے وجود میں دل ہے۔ اگر یہ بیمار ہے تو تمام بدن مریض ہے۔ اگر تندرست ہے تو بدن کا ہر حصہ توانا ہے طرح کا ہے۔

اس اپریل ۱۹۳۹ء میں فتح گڑھ چوڑیاں پنجاب میں کانفرنس کا سالانہ جلسہ ہونے والا ہے۔ جس میں جماعت کے وعاظ و اصحاب تذکیر تشریف فرما ہوں گے جن میں دہلی کے حضرات بھی شامل ہیں۔ ضروری ہے کہ اس جلسہ کے موقع پر کانفرنس کی فلاح و بہبود کے لئے غور و فکر کیا جائے۔ مگر کانفرنس کا صدر دفتر دہلی میں ہونے کی وجہ سے علمائے دہلی پر فرض ہے کہ انعقاد جلسہ سے پہلے دہلی میں ایک عام شوریٰ طلب فرمائیں جو نماز عصر کے بعد سے نہیں بلکہ پورے دن کا ہو اور ایک ہی دن کا نہیں بلکہ مسلسل کئی روز تک رہنا چاہئے۔ جس میں دہلی کے جملہ علمائے کرام (تا بہ مدرسہ رحمانیہ) تشریف فرما ہوں۔ ممبران شوریٰ شریک ہوں۔ اہل الرائے شمولیت فرمائیں۔ اس شوریٰ میں جو تجاویز پاس ہوں۔ انہیں سالانہ جلسہ (فتح گڑھ) میں علمائے دہلی پیش کریں اور دوسرے صوبوں کے علمائے کرام اور اہل خیر کو شریک کار بنانے کی طرح ڈالیں کیونکہ کانفرنس کے متعلق ہیں حضرات دہلی اصل ہیں اور دوسرے لوگ فرع۔

اہلحدیث | دیندار طبقہ دنیا داروں کو بنظر حقارت دیکھتا ہے کہ ان لوگوں کی نظر کوتہ ہے، یہ صرف دنیا کے طالب ہیں جو فانی ہے آخرت کے جو دائم ہے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کے طالبوں کی ہمت ہم دینداروں سے بہت زیادہ قوی اور ارادہ مضبوط ہے۔ مثال کے لئے کانگرس کو دیکھئے۔ اللہ اللہ کس جوان ہمتی سے کام کرتے ہیں۔ اسی ہمت کی برکت ہے کہ اپنے مقصود کا بہت سا حصہ حاصل کر چکے ہیں۔ اس کے مقابلے میں ہم جہاں سے چلے تھے دس قدم پیچھے چلے گئے ہیں۔ سچ کہتا ہوں امیر خسرو مرحوم نے ہمارے حق میں کہا ہے ؎

خسروا در عشق بازی کم ز ہندو زن مباش
کاں برائے مردہ سوزد زندہ جان خویش را

اہل بیت اور شیعہ

(از قلم مولوی ابو الصمصام عبد السلام صاحب مبارکپوری)

برادران شیعہ کو ازواج مطہرات خصوصاً ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ (رضی اللہ عنہا) سے خاص رنج ہے لہذا وہ اپنے دل کا بخار نکالنے کے لئے ازواج مطہرات کو اہل بیت سے خارج کرنے کی بزور کوشش کرتے ہیں۔ جن آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ ازواج مطہرات اہل بیت میں داخل ہیں۔ علمائے شیعہ ان کی ایسی عجیب و غریب تاویلیں کرتے ہیں جو مومن کے شایان شان نہیں مثلاً آیت تطہیر کہ اہل بصیرت کے نزدیک اسکے سیاق و سباق سے آفتاب نصف النہار کی طرح ظاہر و روشن ہے کہ یہاں اہل بیت سے مراد ازواج مطہرات ہیں قبلہ شیعہ مولوی فرمان علی صاحب نے اپنے ترجمہ قرآن مجید میں اس کی بڑی ہوشیاری سے تاویل کی ہے۔ ہم اپنے مضمون "آیت تطہیر اور شیعہ" مندرجہ اخبار اہلحدیث بابت ۲۱ ذی قعدہ ۱۳۵۷ھ میں مولوی فرمان علی صاحب کی عبارت نقل کر چکے ہیں۔ جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ

"یہ آیت اس مقام کی نہیں بلکہ خواہ مخواہ کسی خاص غرض سے گھسیڑی گئی ہے"

مطلب آپ کا یہ ہے کہ آیت تطہیر اس مقام کی نہیں ہے جہاں موجودہ قرآن مجید میں ہے بلکہ کسی اور جگہ کی ہے اور اس کا تعلق ازواج مطہرات سے نہیں ہے۔ (پھر اس کا تعلق ہے کن سے؟ اس کا مدلل جواب دینا علمائے شیعہ کا فرض ہے)۔ اسی طرح مولوی فرمان علی صاحب نے آیت قَالُوْٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ[1] (پ ۱۲ ع ۷) کی تاویل و تخریب کی ہے۔ کیونکہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے

[1] یعنی فرشتے بولے (ل سارہ) کیا تم کو خدا کی قدرت سے (یہ امر کچھ) عجیب معلوم ہوتا ہے اے اہل بیت (نبوت) تم پر خدا کی رحمت اور اسکی برکتیں نازل ہوں۔ ۱۲ منہ

ahmadimuslim.de

[illegible] اور حضرت ابراہیم کی بیوی حضرت سارہ کو بھی اہل بیت میں داخل کیا ہے مولوی صاحب [illegible] اس کا ازالہ یوں کیا ہے۔ آیت مذکورہ کے حاشیہ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"اس مقام پر یہ شبہ نہ ہو کہ حضرت ابراہیم کی بیوی کو خدا نے اہل بیت میں داخل کیا ہے۔ کیونکہ اسکے قبل کی آیت میں جتنا خطاب حضرت سارہ کی طرف ہے۔ واحد مونث حاضر کے صیغہ ہیں اور اس آیت میں ضمیر کُمْ جمع مذکر حاضر کی ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اسکے مخاطب کچھ اور لوگ ہیں اور یہ آیت یہاں خواہ مخواہ داخل کر دیگئی ہے"

ماشاء اللہ! شبہ کا خوب ازالہ فرمایا۔ مگر یہ نہیں بتایا کہ مخاطبین کون لوگ ہیں؟ ؎

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

ناظرین! مولوی فرمان علی صاحب کی عبارت مذکورہ سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ علمائے شیعہ کے نزدیک موجودہ قرآن مجید مشکوک و محرف ہے اور اس پر ان کا ایمان نہیں ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

ہاں علمائے شیعہ بزعم خود جس دلیل سے ازواج مطہرات کو اہل بیت سے خارج کرتے ہیں اس کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے۔ پس سنئے! کہتے ہیں کہ

جب آیت تطہیر نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ فاطمہ زہراؓ و حسنینؓ کو ایک کملی کے اندر لیکر دعا فرمائی اللھم ھؤلاء اھل بیتی فاذھب عنھم الرجس وطھرھم تطھیرا۔ آپ کی بیوی ام سلمہؓ نے عرض کیا مجھے بھی ان کے اندر شامل کر لیجئے۔ آپ نے فرمایا انت علی مکانک وانت علی خیر (تم اپنے مرتبہ پر ہو اور تم خیر پر ہو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ کو کملی کے اندر داخل نہیں کیا۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ وہ اہل بیت میں داخل نہیں ہیں"

جواب اس کا یہ ہے کہ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ ام سلمہ نے کہا اما انا من اھل البیت کیا میں اہل بیت کے اندر داخل نہیں ہوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فانت فی روایۃ بلیٰ [illegible] یعنی ہاں تم بھی اہل بیت میں داخل ہو۔ (معالم التنزیل)۔ پس اس دلیل سے ہمارا مدعا ثابت ہوتا ہے نہ کہ بیان کا۔ ؎

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا مرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

علہ اسکے ساتھ مولوی صاحب کی یہ عبارت بھی پڑھئے:۔

"یہ تو ظاہر ہے کہ اس زمانہ تک قرآن مجید میں کیا کیا تغیرات ہوگئے کم سے کم اس میں تو شک ہی نہیں کہ ترتیب بالکل بدل دی گئی" (زیر آیت انا لہ لحافظون) حاشیہ (دانا شیعہ!)

مولانا اسلم جیراجپوری اور عالم برزخ

(از قلم مولوی ابو سعید عبد الرحمٰن صاحب فرید کوٹی مقیم چنیوٹ)

ملت اسلامیہ میں ایک نیا گروہ اہل قرآن کے نام سے پیدا ہوا ہے۔ جو قرآن کے سوا کسی حدیث صحیح و فرمان نبویہ کو مان لینا ہی عین گمراہی تصور کرتا ہے (معاذ اللہ من ذلک) اس لئے یہ فرقہ حدیث پر جا بجا ہنسی اڑاتا ہے۔ اور جہاں کوئی اسلامی و شرعی عقیدہ سمجھ میں نہ آیا۔ فوراً حدیث کو بُرا بھلا کہنا شروع کر دیا اور بس۔ مزید لطف کی بات یہ ہے کہ اپنے آپ کو قرن اول کی سچی جماعت تصور کرتے ہیں۔ خدا کا فضل ہے کہ اس فرقہ کی تبلیغ چند گھرانوں سے باہر نہیں پہنچی۔ اور ان کی تعداد نہائت اقل قلیل ہے۔

مولانا اسلم جیراجپوری کے خیالات کسی قدر ان لوگوں کے ساتھ ملتے جلتے ہیں۔ اور آپ بھی کوئی نہ کوئی نیا مسئلہ اہل اسلام کی (بزعم خود) ہدایت و رشد کے لئے پیدا کرتے رہتے ہیں۔ آپ کا عقیدہ ہے کہ عذاب قبر کوئی چیز نہیں۔ چونکہ قرآن مجید میں عذاب قبر، فرشتے، گرزیں، بچھو سانپ اور اس قسم کے دیگر حالات وغیرہ کا ذکر نہیں۔ اس لئے سرے سے آپ نے عذاب قبر کا انکار کر کے اپنے ماہوار رسالہ "جامعہ" دہلی جنوری ۱۹۳۴ء میں بعنوان (عالم برزخ از روئے قرآن) ایک مضمون سپرد قلم فرمایا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے:۔

"الغرض قرآن کی رو سے سوائے شہیدوں کے عالم برزخ میں کسی کو زندگی حاصل نہیں۔ نہ زندگی کا کوئی اثر۔ نہ علم نہ سمع نہ بصر۔ نہ شعور نہ احساس نہ خبر اور نہ کسی قسم کا زمانہ۔ اس لئے قرآن کی رو سے عالم برزخ میں عذاب یا ثواب کا خیال بھی نہیں کیا جا سکتا۔ (ص ۶۵)

ہر چند کہ موتیں انفرادی ہوتی ہیں۔ اور حشر اجتماعی ہوگا۔ مگر چونکہ برزخ غیر زمانی ہے اس لئے ہر شخص کی موت اور حشر کی سرحدیں بالکل ملی ہوئی ہیں۔ قرآن میں جا بجا موت کے ساتھ ہی ساتھ عذاب یا ثواب کا بیان جو آیا ہے وہ حقیقت میں قیامت کے دن کا عذاب یا ثواب ہے" (صفحہ ۶۵)

مولانا جیراجپوری عالم ارواح کے لئے ایک ایسا عالم برزخ تسلیم کرتے ہیں جہاں ان کے لئے ثواب و عتاب سمع و بصر کچھ بھی نہیں۔ لیکن بخلاف اسکے آپ شہداء کے ارواح کے لئے یہ سب کچھ تسلیم کر رہے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں

"بے شک شہداء یعنی مقتولین فی سبیل اللہ کے بارہ میں قرآن نے تصریح کر دی ہے کہ وہ زندہ ہیں اس کی حقیقت یہ ہے کہ وہ برزخ یعنی آڑ میں نہیں رکھے گئے ہیں۔ بلکہ عند ربہم اپنے رب کی حضوری میں ہیں جہاں ان کو روزی ملتی ہے۔ وہ جان نکلنے کے ساتھ ہی اس برزخ کو ایک دم پار کر جاتے ہیں۔ یہاں [illegible]"

آگے چل کر آپ فرماتے ہیں:۔

"یہ حضوری قرآن کریم کی رو سے کسی دوسرے کو حاصل نہیں۔ خود نبی کو بھی قیامت کے دن ہوگی۔ (ص ۶۴)

مولانا جیراجپوری کا یہ ایسا عقیدہ ہے جس کے خلاف اسلام کے تمام فرقے ہیں۔ قادیانی اور شیعہ جیسے غیر سنت فرقے بھی عذاب قبر کے قائل ہیں [illegible] عقیدہ [illegible]

ہو رہا پیدا ہوتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ صرف ہمی عقیدہ میں مولانا ہمارے خلاف نہیں بلکہ بیسیوں ایسے مسائل ہیں جن میں شیعہ سنی یا حنفی غیر حنفی۔ شافعی مالکی بلکہ قادیانی اور اہل حدیث آپس میں جمع ہو سکتے ہیں۔ مگر اہل قرآن متحد نہیں ہو سکتے۔ اہل قرآن حضرات قرآن کو تو مانتے ہیں مگر قرآن لانیوالے محمد رسول اللہ صلعم کے اسوہ حسنہ کو نہیں مانتے۔ قرآن کے ایک ایک لفظ کو منزل من اللہ اور اس کا نزول محمد صلعم پر تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن منزل علیہ کی تفسیر و تشریح کو نہیں مان سکتے۔ جن ہاتھوں نے ہم تک قرآن مجید پہنچایا انہی ہاتھوں نے ہم کو احادیث نبویہ دیں۔ لیکن کس قدر ظلم کی بات ہے کہ یہ بزرگ اشاعت فی القرآن میں تو راہ حق پر ہوں اور اشاعت سنت میں غلطی پر ہوں۔

اس کا دوسرا معنیٰ یہ ہوا کہ ایک گواہ کو ہم اپنے معاملہ میں سچا مانیں اور جب یہی گواہ ہمارے خلاف شہادت دے تو اس کو غیر صادق کہیں۔ سینہ بسینہ ہمارے پاس قرآن پہنچا۔ اور اسی طریقہ سے احادیث پہنچیں۔ جب دونوں کے ابلاغ و تبلیغ کا ذریعہ واحد اور اس کے پہنچانے یا پھیلانے والے مبلغ ایک ہی تھے تو قرآن کو سچا، واجب العمل ماننا اور احادیث کی تکذیب کرنا کیا معنیٰ؟

تعجب نہیں کہ جس روز ان دوستوں کو ایک اور ٹھوکر لگ گئی اور وہ ٹھوکر ایسی ہی ہوئی جس کی بنا پر ان دوستوں نے حدیث کو خیر باد کہا ہے تو یاد رکھئے اس ٹھوکر سے ان کا دماغی توازن قائم نہ رہ کر قرآن بھی ہاتھ سے نکل جائیگا۔

اب میں آپ کے نفس مضمون کی طرف توجہ کرتا ہوں آپ فرماتے ہیں کہ برزخ غیر زمانی ہے۔ لیکن افسوس کہ آپ نے اپنے اس دعویٰ کی تائید میں کوئی عقلی یا نقلی دلیل پیش نہیں کی۔ ہمارا ایمان ہے کہ برزخ زمانی ہے اور موت سے حشر تک ہزار ہا سال ہیں زمانہ نہیں تو اور کیا ہے؟ یہ ایک ایسا ہی ثبوت ہے جس پر مزید دلائل پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے ... اس ... زمانہ کو بھی ... [illegible] ... خداہے خالی ... [illegible]

نیز ایک جگہ جب مولانا صاحب برزخ کو غیر زمانی تسلیم کرتے ہیں تو دوسری جگہ شہداء کے لئے کیوں زمانی برزخ تسلیم کرتے ہیں۔ شہداء کا درجہ انبیاء سے ہزار ہا گنا چھوٹا ہوتا ہے۔ بلکہ شہداء کو انبیاء کے مقابلہ پر کوئی نسبت ہی نہیں۔ ان کی معمولی سی نیکی شہادت پر برزخ غیر زمانی عمدہ عمدہ پھل فروٹ کھانیوالی برزخ زمانی کے ساتھ بدل جائے۔ لیکن نبی کے لئے وہ نبی جو خدا کا ولی خاص ہو۔ یہ زمانہ برزخ غیر زمانی ہی بنا رہے یا للعجب۔ اور انبیاء سے زیادہ مقتول فی سبیل اللہ اور کون ہوتا ہے۔

ترجمہ قرآن میں مولانا کی تحریف

مولانا اپنے جوش علم میں آکر مترجمین قرآن پر اس طرح بگڑتے ہیں۔ یہاں اس غلطی کا اظہار کر دینا ضروری ہے جو قرآن کے عام مفسرین اور مترجمین نے اس آیت کے متعلق کی ہے۔ یعنی یہ کہ انہوں نے بجائے معبودان غیر اللہ کے لاعلمی کی نسبت خود اللہ کی طرف کی ہے اور ذرا نہیں شرماتے ہیں۔ چنانچہ اردو کے بہترین اور مستند مترجم شاہ عبد القادر صاحب اپنے ترجمہ قرآن میں لکھتے ہیں۔

و یعبدون من دون اللّٰہ ما لا یضرھم ولا ینفعھم و یقولون ھؤلاء شفعاؤنا عند اللّٰہ قل اتنبئون اللّٰہ بما لا یعلم فی السموٰت والارض (پ ۱۱) اور پوجتے ہیں اللہ سے نیچے جو چیز نہ برا کرے ان کا اور نہ بھلا اور کہتے ہیں کہ یہ ہمارے سفارشی ہیں اللہ کے پاس تو کہہ کہ تم اللہ کو جتاتے ہو جو اس کو معلوم نہیں کہیں آسمانوں میں نہ زمین میں (ص ۲۰)

مولانا اسلم جیراجپوری حضرت شاہ عبد القادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ کی غلطی نکال رہے ہیں اور مرحوم کو کس بُرے انداز میں یاد کر رہے ہیں۔ خط کشیدہ عبارت کو دیکھئے اور مولانا کے قرآنی اخلاق کی داد دیجئے خدانخواستہ اگر شاہ صاحب کا ترجمہ غلط ہوتا تو بھی ایک بات تھی۔ لیکن ذیل میں مولانا جیراجپوری کا ترجمہ دیکھئے اور پھر رائے قائم کیجئے کہ محمد رسول اللہ کو چھوڑ کر انسان کہاں کہاں ... گرتا ہے۔ آپ ... آیت کا ترجمہ جس طرح کرتے ہیں

اور وہ اللہ کے سوا ان کی پرستش کرتے ہیں جو نہ ان کو ضرر پہنچا سکتے ہیں نہ نفع۔ اور کہتے ہیں کہ یہ لوگ اللہ کے یہاں ہمارے سفارشی ہیں۔ کہدو کہ کیا تم اللہ کو ان لوگوں کے ذریعہ سے خبر پہنچاتے ہو جن کو آسمان اور زمین کی کسی شے کا علم نہیں (ص ۹۵۔ جنوری ۱۹۳۳ء)

یہ ترجمہ مولانا جیراجپوری کا ہے جس پر آپ کو خاص فخر و ناز ہے۔ خدا شاہد ہے مجھے مولانا کے علم و فضل کے ساتھ غائبانہ طور پر بڑی عقیدت مندی تھی۔ لیکن آپ کے اس ترجمہ کو دیکھ کر میری حیرانی کی انتہا ہو گئی کہ جامعہ کا ایڈیٹر اور جامعہ ملیہ کا شیخ التاریخ والادب ہو کر قرآن کی ایک ہی آیت کے ترجمہ میں علم نحو، قواعد عربیہ اور عربی ادبیت سے بالکل الگ ہو کر مضحکہ خیز ترجمہ کریگا۔ نحو کا مبتدی طالب علم بھی بتلا سکتا ہے کہ لا یعلم کی ضمیر اللہ کی طرف راجع ہے۔ مگر آپ لا یعلم کی ضمیر (جو واحد کا صیغہ ہے) ھؤلاء یا شفعاؤنا کی طرف لوٹا رہے ہیں اور آپ کے اس ترجمہ میں قرآن کی فصاحت و بلاغت بھی فنا ہو رہی ہے۔

مولانا کو شاہ عبد القادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ غالبًا اس لئے برا لگا ہے کہ اس میں یہ عبارت نکلتی ہے۔ تم اللہ کو جتلاتے ہو جو اس کو معلوم نہیں۔ اور یہ عبارت صحیح نہیں۔ اس لئے کہ خدا تو ہر بات کو جانتا ہے۔ اس لئے بہتر ہے کہ بجائے اسکے یہ ترجمہ کر دیا جائے تم اللہ کو ان لوگوں کے ذریعہ سے خبر پہنچاتے ہو جن کو آسمان اور زمین کی کسی شے کا علم نہیں۔

افسوس کہ اگر مولانا صاحب اپنا یہ غلط ترجمہ لکھتے وقت کسی معمولی نحو پڑھے ہوئے سے بطور مدد کے دریافت فرما لیتے تو آپ کو یہ عظیم الشان غلطی نہ لگتی۔ سنئے اس کا اصل مطلب یہ ہے اتنبئون میں ہمزہ استفہامیہ ہے۔ یعنی کیا تم خدا کو جتلاتے ہو جو اس کو معلوم نہیں؟ یعنی تمہارے خیال میں یہ بات سچائی ہوئی ہے کہ یہ معبودین خدا تک پہنچاتے ہیں اور خدا خود نہیں سنتا۔ اور یہ استفہام انکاری ہے۔ جس کا صاف معنیٰ یہ ہوا کہ خدا زمین و آسمان کی ... ہر چیز کو جانتا ہے۔ شاہ عبد القادر صاحب

(۳۴۳) [illegible]

ahmadimuslim.de

یا دیگر کسی عالم نے سے آج تک وطن کی نسبت خدا کی طرف نہیں کی۔ اور نہ ہی شاہ صاحب کے اس ترجمہ کا یہ مفہوم ہے۔ اور نہ ہی عربی عبارت قرآنیہ کا یہ مقصد ہے۔ بلکہ اس میں تو یہ واضح کیا جا رہا ہے کہ کیا تم خدا کو اس طرح سمجھتے ہو کہ وہ زمین و آسمان کی خبر نہیں رکھتا۔ ہمزہ استفہامیہ اس مضمون کو اچھی طرح واضح کر رہا ہے کاش! مولانا صاحب اس اردو ترجمہ پر ہی غور فرما لیتے۔ تو آپ کو اس اعتراض کا موقعہ نہ ملتا۔

اور پھر مولانا اپنے ترجمہ میں بما موصولہ کو ہضم ہی کر گئے ہیں۔ بما موصولہ اسی ترجمہ شاہ عبد القادر صاحب کی اور بھی تائید کر رہا ہے۔ اگر مولانا صاحب قواعد عربیہ کے مطابق اپنا معنیٰ صحیح ثابت کر دکھلا دیں تو ہم آپ کے مشکور ہونگے۔ فیصلہ کے لئے جس کسی مستند عالم کو آپ منتخب فرمائیں۔ ہمیں منظور ہے۔

یہ مختصر سا مضمون میں نے اس لئے قلمبند کیا ہے تاکہ قارئین اخبار اہلحدیث اندازہ لگا لیں کہ جو جماعتیں یا فرقے اسلام سے باہر نکل کر نئے نئے راستے اختیار کرتے جا رہے ہیں ان کا علمی تخیل اور ذہنی ذوق کس درجہ کا ہے ابھی یہ مضمون تشنہ رہ گیا ہے۔ اس کے لئے پھر کسی وقت کچھ تفصیل کے ساتھ عرض کیا جائیگا۔

اہلحدیث مَا لَا يَعْلَمُ الآیہ کے ترجمے میں ہمیں دونوں صاحبوں سے اختلاف ہے۔

ہم تو یَعْلَمُ کا فاعل خدا ہی کو سمجھتے ہیں۔ مگر اس پر اعتراض کرنا غلط جانتے ہیں۔ خدا کا علم صحیح واقعات کو شامل ہے۔ مثلاً دو دونے چار اللہ کے علم میں ہے مگر کسی کا یہ قول کہ دو دونے پانچ اللہ کے علم میں نہیں اگر دو دونے پانچ بھی اللہ کے علم میں ہوں تو اس کا وجود خارجی ہونا ضروری ہے۔ اگر اس مقولہ کا خارجی وجود ہو تو استحالہ نہ رہا۔ مشرکوں کا قول هٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ دو دونے پانچ کی طرح ہے۔ اس کی نسبت فرمایا ہے۔ اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ۔ کیونکہ معبودان باطلہ کا شفیع ہونا جھوٹ ہے۔ جیسے دو دونے پانچ کذب ہے۔ نہ وہ اللہ کے علم میں ہے نہ یہ۔ واللہ اعلم!

جدوجہد

(از قلم مولوی عبد القیوم صاحب کھکھنوی از مراد آباد)

دنیا میں ہر مقصد اور ہر چیز کے حاصل کرنے کے لئے کوشش اور جدوجہد کی ضرورت ہے۔ ہم اس کی بدولت بڑے سے بڑے کام کو انجام دے سکتے ہیں اور بڑی سے بڑی مہم کو سر کر سکتے ہیں۔ جدوجہد کے لئے صبر و تحمل استقلال و ہمت، دلیری و شجاعت اور جواں مردی کی بھی ضرورت ہے کیونکہ یہ جدوجہد کے ہتھیار ہیں۔ ہم جب اپنے اسلاف کی تاریخ پڑھتے ہیں تو ہمیں صاف معلوم ہوتا ہے کہ ان کی تمام کامیابیاں صبر و تحمل، استقلال و ہمت، دلیری و شجاعت اور جدوجہد ہی کی بدولت نصیب ہوئی تھیں۔ اُن کے راستے میں ہر قسم کی رکاوٹ اور حوصلہ پست کرنے والے اسباب موجود تھے۔ اُن کو آگ کے انگاروں پر لٹایا گیا۔ تپتی ہوئی ریتوں پر گھسیٹا گیا۔ کوڑوں کی مار ان پر پڑی۔ مگر وہ اپنی دھن کے اتنے پکے تھے کہ جس مقصد کو لیکر اٹھے تھے اس سے ایک انچ کبھی پیچھے نہیں ہٹے اور جب تک اسمیں کامیابی نہیں ہوئی برابر جدوجہد کرتے رہے۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال ہمارے سامنے موجود ہے کہ آپ نے اپنے مشن کو کس طرح کامیاب بنایا۔ آپ جب مکہ کی گلیوں سے گزرتے تو آپ کے اوپر اینٹ اور پتھر کی بارش کی جاتی۔ آپ کو دیوانہ اور مجنون کہا جاتا۔ کفار نے اپنے بس کے مطابق ہر قسم کی تکلیفیں آپ کو پہنچائیں لیکن آپ جس مقصد کو لیکر اُٹھے تھے اُس میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے برابر جدوجہد کرتے رہے۔ حتیٰ کہ ایک زمانہ وہ آیا کہ قریب قریب کل عرب آپ کے تابع ہو گیا اور آپ کے فرمانبرداروں نے جن کو کسی وقت میں کفار کی ستم رانیوں کی وجہ سے اپنے وطن میں رہنا دشوار ہو گیا تھا۔ اسی جدوجہد کی بدولت قیصر و کسریٰ کی سلطنت کو ختم کر کے اسلامی خلافت کی بنیاد ڈالی اور نہایت شان و شوکت اور عزت کی زندگی بسر کرنے لگے۔

بے شک کوشش ایک ایسا ذریعہ ہے کہ اس سے ہم ہر ایک مشکل کو آسان کر سکتے ہیں۔ یہ اکثر لوگوں کو معلوم ہوگا کہ قدیم زمانہ میں اس شکل وصورت کی گھڑی موجود نہ تھی جیسی ہمارے زمانہ میں ہے جس وقت لوگوں کو وقت پہچاننے میں بڑی دقت ہوتی تھی۔ آخرکار ابتدا میں ایک معمولی قسم کی گھڑی ایجاد ہوئی اور رفتہ رفتہ انسانی دماغ کی جدوجہد کا نتیجہ یہ نکلا کہ آج ہر گھر میں گھڑی موجود ہے۔ اور لوگ اس سے فائدہ حاصل کرتے ہیں۔

اسی طرح ہوائی جہاز کو دیکھئے کہ وہ شروع میں کس قدر ناقص تھا مگر انسان کی دماغی محنت اور عملی جدوجہد کی بدولت آج اس میں کتنی ترقی ہو چکی ہے۔ آج اس سے لڑائی اور بمباری کا کام لیا جاتا ہے۔ اور یہیں تک بس نہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ آج سے پچاس سال بعد ہوائی جہاز میں اس قدر ترقی اور زیادتی ہوگی کہ جطرح شہروں کی سڑک پر پولیس پہرہ دیتی ہے اسی طرح ہوائی جہاز کے ذریعہ پولیس پہرہ دیگی تاکہ ہوائی جہازوں کا آپس میں تصادم نہ ہو۔ اور ایک معمولی آدمی کے لڑکے نے ریل ایجاد کر کے دنیا کے اوپر کتنا بڑا احسان کیا کہ لوگ ایک جگہ سے دوسری جگہ آرام اور آسانی کے ساتھ تھوڑے وقت میں پہنچ جاتے ہیں۔ بائیسکل ہی کو لیجئے کہ فوری ضرورت پر کتنی کارآمد چیز ثابت ہوتی ہے۔

یورپی قوموں نے ایسے ایسے آلات ایجاد کر رکھے ہیں جن کو سن کر اور دیکھ کر عقل حیران و ششدر رہ جاتی ہے وائرلیس سے آج جو اہم کام لیا جاتا ہے اس کی ابتدا کے وقت نہیں لیا جا سکتا تھا۔ یہ بھی جدوجہد ہی کا نتیجہ ہے کہ وائرلیس کو اس درجہ پر پہنچا دیا گیا کہ ہم گھر بیٹھے ایک دوسرے آدمی سے بات چیت کر سکتے ہیں۔ یا ریڈیو کے ذریعہ ہم ہزاروں میل کی مسافت سے کسی کا گانا سن سکتے ہیں۔ جدوجہد ہی کی بدولت کولمبس نے ایک نئی دنیا (امریکہ) کو تلاش کر لیا۔ اور علامہ اقبال مرحوم نے جدوجہد کے متعلق کیا خوب کہا ہے ؎

کوئی قابل ہو تو ہم شان کئی دیتے ہیں
ڈھونڈنے والے کو دنیا بھی نئی دیتے ہیں

ہمت اور کوشش ایسی اکسیر ہے کہ مردہ دلوں میں روح پھونک دیتی ہے اور ناامیدی کو امید سے بدل دیتی ہے سلطان محمود غزنوی کا واقعہ ہے کہ جب آپ نے اپنی شکست کا پورا یقین ہو گیا تو ... [illegible] مستقل ... کر رہا تھا۔ (باقی صفحہ کالم [illegible])

الارشاد الی سبیل الرشاد در تقلید شخصی کی تردید میں (۳۴۰) ایک بہت مفید کتاب ہے۔ قیمت ... منیجر اہلحدیث۔

فتاویٰ

س ۸۸ } کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنی بی بی ہندہ کو بعوض ایک سو دس روپیہ کے اسٹامپ کاغذ پر طلاق لکھ دی اور عدت ہی میں رجوع کر لیا۔ اور روپیہ واپس کر دیا۔ کیا یہ رجوع عند الشرع جائز ہے یا نہیں؟ (ایک سائل)

ج ۸۸ } صورت مرقومہ خلع کی ہے۔ جس کا ذکر قرآن مجید کی آیت فیما افتدت بہ میں ہے۔ خلع میں نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔ بعد ایک ماہ عدت کے بتراضی زوجین نکاح ہو سکتا ہے۔ محض رجوع نہیں۔ اللہ اعلم۔

س ۸۹ } شادی میں باجہ یعنی ایک طرف دف بجانے کی شریعت میں ممانعت ہے یا کیا۔ بعض کہتے ہیں کہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے عقد میں ایک طرف دف بجایا گیا تھا۔ (محمد عبد الشکور سوداگر بابا پور)

ج ۸۹ } مسنون طریق نہیں۔ اگر اسکو مذہبی رسم سمجھتا ہے تو بدعت ہے۔ ایسا نہیں سمجھتا تو لغو ہے اللہ اعلم!

س ۹۰ } بوقت نکاح پھولوں کے ہار دولہا کو پہنانا، اور گھوڑے پر سوار کر کے بتاوق کے فائر کرتے ہوئے مسجد تک برائے ۲ رکعت نماز شکریہ لے جا کر پھر دولہن کے مکان تک بوقت نماز فجر لے جانا کیا حکم رکھتا ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۹۰ } اس کا ثبوت نہیں ہے۔ جو کہتا ہے اس سے حوالہ پوچھئے۔ اللہ اعلم! (م، داخل غریب فنڈ)

س ۹۱ } پرچہ اہلحدیث ۸ مئی ۳۶ء و ۲۸ اگست ۳۶ء کے سوال ۱۲۸ کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ مرتدہ کا نکاح شرعاً فسخ نہیں ہوگا۔ اسکے خلاف پرچہ ۲۲ اکتوبر ۳۶ء۔ ۳۰ جون ۳۸ء اور ۲۲ جولائی ۳۸ء کے سوال ۱۶۹ و ۔۔۔ اور ۔۔۔ کے جواب میں آپ نے صاف تحریر فرمایا ہے کہ مرتدہ کا نکاح فتنا الجھوں فسخ ہو جاتا ہے ارتداد خواہ حقیقۃً ہو خواہ حیلۃً مرتدہ کا نکاح فسخ ہو جاتا جس پر ایک حدیث اور ایک آیت شریف بھی پیش کی ہے اب تحقیق طلب امر یہ ہے کہ فتاویٰ بالا مندرجہ پرچہ اہلحدیث میں تضاد کی کیا وجہ ہے۔ کیا آپ کی رائے جمہور کے خلاف ہے۔ ہمارے نزدیک موضع فیروزپور میں بڑا تنازعہ شروع ہے۔ وہاں کی ایک عورت جو حیلۃً نکاح فسخ کرانے کے لئے مرتدہ عیسائیہ ہوگئی۔ اس جگہ کے امام مسجد نے ہوئے مندرجہ پرچہ اہلحدیث ۲۲ جولائی ۳۸ء جواب ۱۲ کسی دوسرے شخص سے نکاح ثانی کر دیا۔ جس پر ایک شخص نے آپ کے فتویٰ ۱۲۸ مندرجہ اہلحدیث ۸ مئی ۳۶ء کی بنا پر اس نکاح کو ناجائز قرار دیا ہے براہ نوازش ان کا جواب جلد تحریر فرمائیں۔

(ایم حشمت علی گوہیر خریدار اہلحدیث از لوہیاں)

ج ۹۱ } جمہور علماء کا فتویٰ یہی ہے کہ مرتدہ کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے؛ راقم کو اس امر میں اختلاف ہے کہ عورت عیسائی ہو جائے تو اس کا نکاح شرعاً فسخ نہ ہوگا۔ کیونکہ عیسائی عورت سے از روئے شریعت نکاح جائز ہے۔ اسی بنا پر عند الجمہور لکھا گیا ہے۔ سائل نے بھی اس امر کا ذکر کیا ہے۔ پھر بھی تضاد کا لفظ استعمال کیا ہے۔ جو غلط ہے۔

س ۹۲ } خراجی زمین کی پیداوار میں عشر ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو کس حساب سے دینا ہوگا۔ اگر نہیں ہے تو وجہ کیا ہے؟ (ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۹۲ } خراجی زمینوں سے مراد اگر ہندوستانی رعایا کی زمینیں ہیں تو ان میں بھی معاملہ سرکاری کا لحاظ رکھ کر بالتخفیف عشر واجب ہے۔ بارانی میں بیسواں چاہی اور نہری میں چالیسواں حصہ ہے۔ اللہ اعلم!

س ۹۳ } چند اشخاص متفق ہو کر اگر کسی شخص کی خاص ملک زمین وغیرہ کو جبراً قہراً ظلماً از روئے شرع وقف کرا سکتے ہیں اور اگر کوئی ظلم و زیادتی وغیرہ سے مجبور تنگ ہو کر بہ جبری وقف کر بھی دے تو شرعاً ایسا وقف جائز ہے یا ناجائز۔ اور ایسا کرنے والے از روئے شرع کس جرم کے مرتکب ہیں؟ (محمد ایوب خطیب سنگھری انا نتی)

ج ۹۳ } دین کے کسی کام میں جبر جائز نہیں۔ لقولہ تعالیٰ۔ لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ الآیہ۔ ہمارے معزز ناظرین بھی ایسے بدیہی امر کے متعلق سوال کرتے ہیں جن کا جواب نابالغ بھی دے سکتے ہیں۔ قرآن کی آیت مذکورہ وسیع المعنی ہے۔

بقیہ مضمون از صفحہ ۱۲

اس وقت اس کی نظر دیوار پر پڑی۔ اس نے دیکھا کہ ایک چیونٹی اوپر چڑھنے کی کوشش کرتی ہے۔ لیکن تھوڑی اوپر جانے کے بعد وہ زمین پر گر جاتی ہے۔ کئی بار اس کو ناکامی ہوئی مگر وہ برابر کوشش کرتی رہی۔ یہاں تک کہ وہ منزل مقصود تک پہنچ گئی۔ سلطان محمود نے اس ننھی سی چیونٹی سے سبق لیا۔ اس کا عقیدہ پختہ ہو گیا کہ بے شک ہمت اور کوشش ایسی چیز ہے کہ وہ منزل مقصود تک پہنچا کر چھوڑتی ہے۔ اس خیال سے اس کے دل میں امید کی ایک لہر دوڑ گئی۔ اور اس نے پوری قوت کے ساتھ دشمن پر حملہ کیا۔ اسکے عقیدہ کے مطابق کامیابی نے اس کے قدم چومے۔ دنیا میں چھوٹے چھوٹے لوگ بھی اپنی کوشش اور محنت کی بدولت بڑے بڑے درجہ پر پہنچ جاتے ہیں۔ چنانچہ غازی مصطفیٰ کمال پاشا کی مثال ہمارے سامنے موجود ہے کہ وہ محض ایک آدمی کے ہونہار فرزند تھے۔ کوشش ہی کی وجہ سے دنیا کی مستحکم سے مستحکم قوت کو ایک تھوڑے سے وقت میں پاش پاش کر دیا۔ ان کے یونانی حریف آج بھی اُن کے نام سے لرزہ براندام ہیں۔ گو کہ وہ اب دنیا میں نہیں ہیں مگر ان کی یادگار تاریخ کے صفحات پر سنہری حرفوں سے لکھی ہوئی موجود ہے جسکو پڑھ کر آئندہ نسلیں اس بہادر کے نقش قدم پر چل کر جد وجہد سے ترقی کے اعلیٰ منازل پر پہنچ سکتی ہیں۔ ہندوستان کی قومی جماعت کانگرس کو دیکھئے کہ کتنی مصیبتوں اور دشواریوں میں مبتلا ہوئی۔ مگر اپنے مقصد کے لئے برابر جد وجہد کرتی رہی اور آج ہم اسی کا نتیجہ دیکھ رہے ہیں کہ سات صوبوں میں وہ حکومت کر رہی ہے۔

کوشش ایسی چیز ہے کہ اگر اس پر ہم مضبوطی کے ساتھ کاربند ہو جائیں تو دنیا کی ہر طاقت کو زیر و زبر کر سکتے ہیں۔ کیا خوب کسی نے کہا ہے ؎

جو ہم چاہیں تو زندانِ غلامی آج بہہ جائے
ابھی اتنا گیا گزرا نہیں سیل رواں اپنا

فتاویٰ نذیریہ۔ ہر سوال کا جواب قرآن اور حدیث کی رو سے۔ قیمت بجائے عشر کے عہ پتہ :- منیجر اہلحدیث

متفرقات

اہلحدیث کی چستی ناظرین خوب جانتے ہیں کہ انکا خادم اخبار "اہلحدیث" وقت کا اتنا پابند ہے کہ بانددشانہ کیا یہ ممکن نہیں کہ اس پابندی میں اسے بھی موانع پیش آتے ہونگے۔ ضرور آتے ہیں۔ مگر یہ خادم خدمت اور ڈیوٹی کی فرض شناسی میں ان مشکلات کو عبور کرجاتا ہے۔ گذشتہ جمعرات کے روز ڈاکخانہ میں محرم کی تعطیل تھی۔ وہی دن اخبار روانہ کرنے کا تھا۔ پھر جس محنت اور سعی سے اس مشکل کو عبور کرکے اہلحدیث ناظرین تک پہنچا۔ اس کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔ پس اہلحدیث جس طرح اپنی خدمت کا احساس کرکے اسے پورا کرتا ہے اپنے مربیوں سے اس کا صلہ چاہتا ہے کہ اس کی ترقی اشاعت میں کوشش کریں۔

اہلحدیث کے معاونین میں سے سید احمد صاحب میسوری ایک دیرینہ کرمفرما ہیں جو اپنے تبلیغی دورہ میں اہل حدیث حضرات کو اخبار اہلحدیث کی خریداری پر آمادہ کرتے رہتے ہیں۔ پیشتر ازیں آپ نے بہت سے خریدار بنائے تھے۔ حال ہی میں علاقہ میسور میں دو مزید خریدار بناکر ان کی قیمت دفتر میں بذریعہ منی آرڈر بھی بھجوا دی جزاہ اللہ احسن الجزا۔

وی پی بھیجے گئے مندرجہ ذیل حضرات کی قیمت ماہ فروری میں ختم تھی جن کو اہلحدیث ۲۷-جنوری میں اطلاع دی گئی تھی۔ ۳-مارچ تک انتظار کرکے ان کو اہلحدیث ۴-مارچ وی پی بھیجے گئے ہیں۔ اگر کسی صاحب کا وی پی غلطی سے واپس ہوجائے تو مہربانی فرماکر بغیر یاد دلانے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کردیں۔

۸۴۴ - ۱۸۹۷ - ۲۲۰۶ - ۲۶۸۳ - ۳۵۶۶
۴۳۸۷ - ۸۸۴۴ - ۹۳۷۸ - ۷۰۵۸ - ۷۷۹۳
۸۸۱۹ - ۹۳۲۶ - ۹۶۶۳ - ۹۸۲۲ - ۱۰۱۷۸
۱۰۸۵۳ - ۱۰۸۷۷ - ۱۱۱۸ - ۱۱۱۴۲ - ۱۱۲۷۳
۱۱۴۹۲ - ۱۱۵۱۵ - ۱۱۵۷۸ - ۱۱۸۳۱ - ۱۱۸۳۷

۱۲۰۰۹ - [illegible] - ۱۲۳۰۸ - ۱۲۳۱۸
۱۲۳۲۲ - ۱۲۳۳۳ - ۱۲۳۳۸ - ۱۲۳۳۹
۱۲۳۴۰ - ۱۲۳۴۹

مولانا محمد موسیٰ صاحب جہاں کہیں ہوں اپنی جائے قیام سے جلد اطلاع بخشیں۔ (راقم خلیفہ عبدالکریم جعفرپوری معلم مدرسہ اہل حدیث دہوفرہ ٹانڈہ ضلع بریلی)

سالانہ جلسہ مدرسہ اصلاح المسلمین پٹنہ کا سالانہ جلسہ ۱۸-۱۹ مارچ ۱۹۲۹ء کو جامع مسجد پٹنہ میں منعقد ہوگا جس میں علمائے کرام و واعظین حضرات شرکت فرماکر اپنے مواعظ حسنہ سے مستفید فرمائینگے۔ شائقین حضرات شرکت فرماکر جلسہ کی رونق کو دوبالا کریں۔ (مولوی عبدالخبیر ناظم مدرسہ اصلاح المسلمین پٹنہ) عدا شاعت فرد مسئول

رسالہ عیدین برکات محمدیہ وتبلیغ سنت سب نلوٹ کے سلسلہ میں جدید رسالہ بنام **قرۃ العینین** فی عاجز نے لکھا ہے۔ جس میں تقریب عیدین کی فلاسفی، اور مسائل وسنن متعلقہ کے تمدنی وسیاسی اسرار اور کیفیت نماز عیدین مطابق سنت طریق محدثین کے وجوہ ترجیح، آنحضرت ؐ کے خطبہ عیدین کی جامعیت خطبہ ہی میں جہادی لشکرکشی کے احکام، عورتوں کو وعظ و نصیحت اور ان کی تعلیم، زمانہ حال کی تعلیم کی خرابیاں وغیرہ وغیرہ امور نہایت دلچسپ پیرایہ اور انداز میں بیان کئے گئے ہیں۔ جو صاحب سلسلہ برکات محمدیہ کے مستقل سالانہ خریدار ہیں ان کو تو یہ بغیر فرمائش کے پہنچ جائیگا۔ لیکن جو صاحب مستقل خریدار نہیں ہیں وہ لفافہ میں ۲؍ کے ڈاک ٹکٹ بھیجدیں۔ انشاء اللہ رسالہ اُن کو پہنچ جائیگا واللہ الموفق۔

بشارت عظمیٰ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب ؒ کی ایک تصنیف البلاغ المبین ردِ شرک وبدعت میں ہے جو فارسی زبان میں ہے۔ حاجی عبدالکریم صاحب سوداگر کلکتہ نے بڑی تقطیع پر اصل کتاب مع اُس کے اُردو ترجمہ کے چھپوائی اور مفت شائع کرنے کا اشتہار دیا۔ کچھ نسخے میرے پاس بھی سیالکوٹ میں اشاعت کیلئے بھیجے ہیں۔ حاجی صاحب ممدوح نے اسکے لئے یہ قاعدہ رکھا ہے کہ طلبگار شائق ۲؍ کے ٹکٹ بھیجکر منگوالیں۔ سو آپ جلدی کریں۔ ۲؍ کے ٹکٹ ڈاکخانہ والے شہر سیالکوٹ میں میرے نام بھیج دیں۔ کتاب نفیس چھپی ہے ٹائیٹل بھی عمدہ [illegible] ہے۔ [illegible] اور معمولی کتابوں سے مولیا ہے۔

تنبیہ۔ مجھے خط لکھتے وقت شہر سیالکوٹ ضرور لکھا کریں۔ اور ایڈریس واضح خط میں اُردو اور انگریزی ہر دو حرفوں میں لکھا کریں۔

ہردو کتب طلب کرنے کا پتہ:۔ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی شہر سیالکوٹ۔

اہل حدیث تبلیغی جلسہ لاہور ۱۸-۱۹ مارچ کو بیرون دہلی دروازہ نہایت تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہوگا جس میں پنجاب وہندوستان کے علمائے کرام مدعو ہیں۔ (ناظم اہل حدیث تبلیغی جلسہ لاہور)

مدرسہ عربیہ شہر میسور میسور شہر میں دینی عربی مدرسہ قائم کرنے کی غرض سے کرنمک رنے ۱۹۲۸ء کے شروع سے اب تک جو دورہ کیا اس میں خرچ نکال کر ایک سو پچاس روپیہ مدرسہ کی مد میں جمع ہوا ہے۔ اس سے پہلے محترم جناب کاکا اسمٰعیل صاحب مہتمم مدرسہ عمرآباد کے عطیہ چھ سو روپیہ کی شمولیت سے آٹھ سو روپیہ میں ایک مکان مسجد کے نام پر خرید کیا گیا ہے۔ مدرسہ جاری ہے بارہ چودہ لڑکے تعلیم پارہے ہیں۔ جناب سید عبدالغفار صاحب مدرسہ ہذا کے مدرس مقرر ہوئے ہیں۔ اعیان قوم سے استدعا ہے کہ اس مدرسہ کی امداد کا خیال رکھیں۔

خاکسار سید احمد خادم جماعت اہل حدیث ایرنگرہ میسور

انجمن اصلاح البیان مدرسہ محمدیہ قصبہ شیش گڑھ ضلع بریلی کا پہلا جلسہ ۲۷ جنوری ۱۹۲۹ء کو ہوا۔ حاضرین کی کافی تعداد تھی۔ لڑکوں نے مختلف عنوانوں پر تقریریں کیں۔ حاضرین جلسہ اطمینان سے سنتے رہے اور مدرسہ کی کامیابی پر داد دیتے رہے۔ اسکے بعد مولوی عبدالصمد صاحب مدرس مدرسہ محمدیہ نے انجمن کا مقصد بیان کیا کہ انجمن ہذا کی دلی منشا ہے کہ ہر طالب علم جو مدرسہ ہذا میں پڑھتا ہے اس قابل بنایا جائے۔ آئے دن وقت پر دین خداوندی کی اچھی طرح سے خدمت کرسکے۔ اس کے بعد طلباء مقررین کو حاضرین جلسہ کے روبرو انعامات تقسیم کئے گئے۔

ahmadimuslim.de

ملکی مطلع

محرم میں فسادات

ہنگامہ رات دن ہے بپا کوئے یار میں
ایسی بھی فتنہ خیز کوئی سرزمیں نہیں

یہ شعر دراصل ہمارے ملک ہندوستان کے لئے ہے ملک کے سرکردہ رہنماؤں کی سرتوڑ کوشش کے باوجود آئے دن فرقہ وارانہ فسادات ہوتے رہتے ہیں۔ جن میں فریقین کا سخت نقصان جانی و مالی ہوتا ہے۔ مگر پھر بھی باز نہیں آتے۔

اس سال بھی کئی ایک مقامات (امرتسر۔ بنارس۔ کان پور۔ لکھنؤ اور قصور وغیرہ) میں فسادات ہوئے جن میں قتل و غارت، لوٹ مار اور آتش زدگی وغیرہ تک بھی نوبت پہنچی۔ لطف یہ ہے کہ اکثر مقامات میں تو ہندو مسلم فسادات ہوئے ہیں۔ مگر پنجاب کے مشہور مقام قصور ضلع لاہور میں مسلمانوں کے دو گروہوں سنی اور شیعہ میں سخت تصادم ہوا۔ شیعہ حضرات دُلدل (امام حسین رضؓ کا گھوڑا) نکالنا چاہتے تھے۔ سنیوں نے اسکی سخت مخالفت کی۔ جس کے نتیجہ میں بہت سے سنی گرفتار ہوئے جس کا انجام ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا۔

ہم ان فسادات کی تہ کو جانتے ہوئے بھی اس بحث میں پڑنا نہیں چاہتے بلکہ اس کے علاج کی تدبیر حکومت کے کانوں تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ اگر حکومت ہماری مخلصانہ گذارش پر توجہ فرمائیگی تو ہمیں امید ہے کہ یہ سلسلۂ فسادات یکلخت بند ہو جائیگا۔

اس میں شک نہیں کہ حکومت اس امر کی ذمہ دار ہے کہ اپنی رعایا کے ہر گروہ کی مذہبی رسومات کی حفاظت کرے۔ یعنی ان رسومات کی جو مذہب نے سکھائی ہوں لیکن لوگوں کی اپنی ایجاد کردہ بدعات کی حفاظت کا ذمہ لینا اس پر ضروری نہیں۔

حکومت کو معلوم ہوگا کہ ہندوؤں میں ایک پرانی رسم چلی آتی تھی کہ ہندو عورت اپنے مردہ خاوند کے ساتھ ہی جلتی چتا میں جل کر راکھ ہو جاتی تھی۔ حکومت نے اس رسم کو غیر مذہبی قرار دیکر بند کر دیا۔ ٹھیک اسی طرح حکومت تعزیہ اور رام لیلا وغیرہ رسوم کا فیصلہ کرائے۔ جس کی صورت ہم خود ہی عرض کئے دیتے ہیں۔ تعزیہ سازی کا حکم معلوم کرنے کے لئے علمائے اسلام کی ایک کمیشن بٹھائی جائے۔ جس میں مندرجہ ذیل جماعتوں کے نمائندے شریک ہوں۔ (۱) ندوۃ العلماء لکھنؤ۔ (۲) جمعیۃ العلماء دہلی۔ (۳) آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس دہلی۔ (۴) آل انڈیا شیعہ کانفرنس۔ (۵) جماعت مدرسہ دیوبند۔ اور (۶) انجمن حمایت اسلام لاہور وغیرہ۔ ان سب اداروں کے ارکان اس مسئلہ پر غور کریں کہ تعزیہ سازی اسلام میں ضروری ہے یا کیا حیثیت رکھتی ہے؟ اگر یہ امر بالاتفاق طے ہو جائے کہ ضروری نہیں بلکہ جائز بھی نہیں تو بس قصہ ختم۔ اگر کسی فرقہ کا نمائندہ اس کام کو ضروری سمجھے تو اس کو اسی فرقہ کے ساتھ مخصوص قرار دیا جائے۔

دوسرا مسئلہ یہ پیش ہو کہ تعزیہ اٹھا کر بازاروں میں گشت کرنے کا کیا حکم ہے۔ غالباً کمیشن کے سب ارکان بالاتفاق اس امر کو تسلیم کرینگے کہ تعزیہ لیکر عام گزرگاہوں میں گھومتے پھرنا کوئی مذہبی حکم نہیں۔ ان دونوں مسئلوں میں کتابی حوالہ جات سے بحث کی جائے نہ کہ رواجی اصول پر۔ اس کمیشن کی رپورٹ کے مطابق حکومت اپنا حکم نافذ کرے۔ تعزیہ کے ساتھ ہی ذوالجناح (اسپ امام حسینؓ) کا بھی فیصلہ کرایا جائے

اسی طرح رام لیلا (دسہرو) کا معاملہ بھی اہل علم ہندوؤں کے سامنے پیش کیا جائے۔ اس کمیشن میں ذیل کی جماعتوں کے نمائندوں کو شرکت کی دعوت دی جائے (۱) سناتن دھرم سبھا۔ (۲) ہندو مہا سبھا۔ (۳) آریہ سماج۔ (۴) برہمو سماج وغیرہ۔ ان کے سامنے رام لیلا کا مسئلہ پیش کر کے ہندو دھرم شاستروں کی رو سے اس کا حکم دریافت کیا جائے۔ اگر ان رسوم کا ثبوت مذہبی کتب سے نہ دکھایا جائے تو حکومت فریقین کو ان بدعات کی بجا آوری سے قطعاً روک دے۔

اسی طرح حکومت ہولیوں کی رسم کو بھی زیر غور لائے اور دیکھے کہ ان ایام میں کیا کیا خرابیاں ملک میں رونما ہوتی ہیں۔ لڑائی جھگڑے کا ذکر ہم اس جگہ نہیں کرتے کیونکہ یہ تو سرکاری رپورٹ میں بھی موجود ہے۔ البتہ اسکے اخلاقی پہلو پر توجہ کرتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ہولیوں میں اس قدر غلاظت اور مغلظات کا مظاہرہ ہوتا ہے کہ ایک ہندوستانی ہونے کی حیثیت سے ہماری گردن شرم کے مارے جھک جاتی ہے۔ شریف سے شریف ہندو بھی ان دنوں مجنوں (سودائی) نظر آتا ہے۔ نہ صرف مردوں بلکہ عورتوں کے سامنے بھی فحش کلامی کی جاتی ہے اور برہنگی کا مظاہرہ ہوتا ہے۔ ایسا کرنا یقیناً دھرم شاستر کا حکم نہیں بلکہ قدیم ہندوستان کا دستور بھی نہیں۔ قدیم ہندوستان کے زمانہ میں بھی ہولیاں کھیلی جاتی تھیں مگر شرافت اور متانت کے ساتھ دوستانہ تفریح کے سوا کچھ نہیں ہوتا تھا۔

ایک مثال اپنے ایام طالب علمی میں ہم نے دیکھا ہے مدارس عربیہ از خود یا کسی کے دعوت کرنے پر آموں کے موسم میں باغوں میں آم چوسنے جایا کرتے تھے۔ وہاں جو کچھ ہوتا تھا وہ قدیم ہولی کی مثال ہے۔ جس کی صورت یہ تھی کہ عبد اللہ نے آم چوسا تو عبد الرحمان کو دے مارا عبد الرحمن نے چوسا تو عبد الرحیم پر چھلکا پھینک دیا۔ بس یہ ہے پرانی ہولی کی مثال جس کو ترقی دیکر موجودہ خرافات تک پہنچا دیا گیا۔

ہماری ذاتی رائے یہ ہے کہ تعزیہ بنا کر آئے بازاروں میں لئے پھرنا اسلام کے خوشنما چہرے پر بدنما دھبہ دکھاتا ہے۔ اسی طرح رام لیلا کا منظر (دسہرو) بنانا۔ رام چندر جی اور سیتا کی کہانیاں سنانا ہندو تاریخ کے صفحات پر ایک سیاہ داغ دکھاتا ہے۔ دونوں فریق ہماری بات سنیں تو ان رسوم کو بند کر دیں۔

قابل توجہ حکومت حکومت کو معلوم ہے کہ ہندوستان کے قریب جتنے اسلامی ممالک (افغانستان اور ایران وغیرہ) پائے جاتے ہیں۔ ان میں تعزیہ سازی کی رسم نہیں ہے۔ اگر یہ رسم مذہبی ہوتی تو ان اسلامی ممالک میں اس کا ثبوت کچھ تو ضرور ملتا۔ اس سے ثابت ہوتا

تعزیہ کی رسم اسلامی رسم نہیں ہے۔ مگر ہم اپنی رائے پر زور دینا نہیں چاہتے۔ صرف حکومت کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ وہ اس غرض سے کمیشن بٹھانے کا انتظام کرے۔

اہلحدیث گول میز کانفرنس

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا جلسہ فتح گڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور پنجاب میں بتاریخ ۷-۸-۹-اپریل ہونے والا ہے۔ پنجاب میں اہل حدیث کے اختلافات کو ملحوظ رکھ کر یہ تجویز پیش کی گئی تھی کہ اس جلسے کے موقع پر ایک گول میز کانفرنس کر کے اس تفرقہ کو دور کرنے کی کوشش کی جائے۔ اس تجویز کو ہمدردان جماعت نے بہت پسند کیا۔ اس سلسلہ میں جن حضرات کی طرف سے اطلاعات آئی ہیں ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

(۱) حکیم محمد علی صاحب سکرٹری انجمن نصرت الاسلام وینا نگر۔ (۲) مولوی ابو مسعود خان صاحب قمر بنارسی۔ (۳) مولوی غلام رسول صاحب ناظم انجمن اہل حدیث ہوشیارپور۔ (۴) مولوی عبد اللہ صاحب عقیل شوی از بنگلور۔ (۵) مولوی محمد ابو الخیر صاحب رحمانی مئو ائمہ الہ آباد۔ (۶) مولوی نسیم صاحب مئو ائمہ الہ آباد۔ (۷) منشی محمد عالم صاحب کوٹلی لوہاراں مغربی سیالکوٹ۔ (۸) میاں عبد الرحمان صاحب انشال کلکتہ۔ (۹) بابو دین محمد صاحب سگنیلر قصور سٹیشن (۱۰) مولوی ابو موسیٰ عبد الحمید صاحب امام اہل حدیث ... گورداسپور۔ (۱۱) مولوی عبد العزیز صاحب کوٹلی لوہاراں مغربی سیالکوٹ۔ (۱۲) مولوی عبد اللہ صاحب ثانی امرتسری۔ (۱۳) منشی محمد عبد اللہ صاحب ... امرتسری۔ (۱۴) حافظ اسماعیل صاحب از ... ضلع لاہور۔ (۱۵) شاہ نصیر الدین از امرتسر

مدرسہ ... کے لئے ... صاحب ... صادق آباد ...

... مدینہ منورہ کے لئے حاجی ... پنڈی ... صاحب ... صادق آباد ...

رپورٹ واعظین کانفرنس اہل حدیث

بابت ماہ ذیقعد ۱۳۵۷ھ

(۱) مولوی عبد اللہ صاحب واعظ دہلوی نے ضلع شیخوپورہ منڈی واربرٹن۔ چچوکے ملیاں علاقہ پنجاب کا دورہ کیا۔

(۲) مولوی عبد الرحمٰن صاحب فرخ نگری نے ریواڑی، گوڑگانوہ، پلکھوہ، ہاپور، سنیہ ضلع میرٹھ۔ چاندپور۔ صدر الدین نگر۔ دہامپور۔ نگینہ ضلع بجنور۔ مراد آباد۔ لال پور۔ بریلی وغیرہ کا دورہ کیا۔

(۳) مولوی شمس الدین صاحب واعظ کشمیری نے سرینگر علاقہ کشمیر اور اسکے مضافات کا دورہ کیا۔

(۴) مولوی عبد الرزاق صاحب واعظ پشاوری نے علاقہ پشاور کا دورہ کیا۔

(۵) مولوی بہرام صاحب آزیری واعظ پشاوری نے مضافات پشاور کا دورہ کیا۔

(۶) مولوی محمد جلال الدین صاحب واعظ نے علاقہ پٹیالہ کا دورہ کیا۔

(۷) مولوی محمد سلیمان صاحب واعظ نے ضلع گورگانوہ کے مضافات کا دورہ کیا۔

(۸) مولوی عبد الحمید صاحب واعظ گورگانوی نے ضلع گورگانوہ کے مضافات کا دورہ کیا۔

(حافظ) حمید اللہ نائب سکرٹری

نوٹ:۔ اہل حدیث کانفرنس کا گوشوارہ آمدہ خرچ آیندہ ہفتے درج کیا جائیگا۔ (مینجر اہلحدیث)

ماء اللحم طیوری دو آتشہ

موجد کا دعویٰ ہے کہ یہ ماء اللحم چونکہ مختلف قسم کے پرندوں کے گوشت سے تیار کیا گیا ہے۔ جو ضعف دل، ضعف دماغ۔ کمزوری اعصاب بے چینی اور سستی کیلئے بہت مفید ہے۔ اس کا اثر تین ہی روز میں معلوم ہو جاتا ہے۔ خوراک دو تولہ۔ قیمت فی بوتل درجہ اول ... ۔ درجہ دوم ...

ملنے کا پتہ:۔ دفتر رفیق مریضاں۔ میڈیکل ہال۔ اندرون موچی دروازہ لاہور (پنجاب)

اعلان ضروری

مدرسہ محمدیہ رائیدرگ کا پانچواں سال ختم ہو رہا ہے۔ چونکہ مدرسہ مالی مشکلات میں مبتلا ہے اس لئے مولانا حافظ میاں محمد صاحب پنجابی کو علاقہ دکن و بمبئی اور سید عبد العزیز صاحب کو علاقہ مدراس و بنگلور وغیرہ کی طرف روانہ کیا گیا ہے۔ لہٰذا محبان کتاب و سنت سے التماس ہے کہ مدرسہ کے سفیر جہاں جہاں پہنچیں ان کی امداد فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

آپ کا نیاز کیش:۔ وکیل محمد غوث سکرٹری مدرسہ محمدیہ رائیدرگ۔

(۸ ر اشاعت فنڈ وصول)

خانپور کا سالانہ جلسہ

انجمن تبلیغ الاسلام خان پور کا چھبیسواں سالانہ جلسہ ۱۷-۱۸-۱۹ مارچ ۱۹۳۹ء کو مقرر ہوا ہے۔ حسب دستور نامی گرامی علماء تشریف آور ہو کر اپنی ملاقات اور تقاریر سے حاضرین کو مستفید فرمائینگے۔ جملہ احباب اہل اسلام اس نادر موقع پر قدم رنجہ فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ الداعی الی الخیر:۔ عبد الغنی ناظم انجمن تبلیغ الاسلام خان پور متصل ٹکیریاں ضلع ہوشیارپور

ضروری نوٹ

اخبار اہلحدیث میں مدارس یا انجمنوں کی کاروائیاں شائع کرانے کے لئے مندرجہ ذیل امور کا خاص طور پر لحاظ رکھنا چاہیئے۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت بے جا ہوگی۔ (۱) ہر مضمون جو شائع کرایا جائے اس کے لئے اشاعت فنڈ کی امداد کے لئے حتی الامکان ۶۔ ۸۔ ۸ ر (حسب حیثیت) ضرور آنا چاہیئے۔

(۲) عبارت حتی الامکان مختصر ہو تاکہ دور دراز کے ناظرین کو ملال نہ ہو۔

(مینجر اخبار اہلحدیث امرتسر)

دعائے صحت

میرا لڑکا محمد یوسف و میرا پوتا ... بیمار ہیں۔ ناظرین کرام ان کے حق میں دعائے صحت فرمائیں۔

(راقم ابو محمد عبد اللہ ... پوری ...)

عید آنہ فنڈ

بابو اللہ بخش صاحب ... حافظ عبد الغفور صاحب اجمیر عمر۔ معرفت مولوی محمد ... صاحب ... مولوی ابو البشار عبد الستار صاحب آسنسول ... حاجی محمد عباس صاحب مدراس ...

چندہ کانفرنس

مولوی قادر بخش صاحب ...

سرمہ نور العین

(مصنفہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوری کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

(منگوانے کا پتہ)

منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ پنجاب

بے مثل تمام دنیا میں

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم ومحشی اردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دو نو بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے۔

پتہ :- مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی

حافظ محمد ایوب خان غزنوی

مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

(۳۶۹)

مغلظات مرزا

مرزا غلام احمد قادیانی کی

بے شمار گالیاں ردیف وار مع مفصل حوالہ مندرج ہیں۔ ان سے مرزا صاحب کا طرز کلام کا اندازہ ہو سکے گا۔ قیمت ۸ر

ملنے کا پتہ) منیجر اہلحدیث امرتسر

...ند دن تک

...جا سے

شمالی ہندوستان کا مشہور دواخانہ امرت دھارا فارمیسی اپنی سلور جوبلی کی یادگار میں اپنے ۲۸ ویں سالانہ جلسہ ۱۵ مارچ میں اپنی قیمتی مجرب ادویات متعلقہ جملہ امراض بالخصوص ذیابیطس ناطاقتی۔ پائیوریا وغیرہ پر بھاری رعایت دیتا ہے۔ چنانچہ تقریباً کل امراض کی ایک دوا "امرت دھارا" اور اس کے مرکبات (بام۔ مرہم۔ لوشن وغیرہ) نیز کشتہ سونا وہیرا پر ۲۵ فیصدی رعایت پر اور اپنی پانچ سو ادویات اور پانچ درجن کتب

پچاس فیصدی رعایت پر دیتا ہے!

سال بھر میں ایک ہی بار سنہری موقع ہے

وہ لوگ جو اپنی جوانی کی خامیوں اور کمزوریوں کو دور کرنا چاہتے ہیں جن کو اپنے کنبے کی صحت اور تندرستی کا ہمیشہ خیال ہے۔ وہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ یہ مارچ کا مہینہ سال بھر میں ایک بار آتا ہے۔

آج ہی یہ کوپن پر کر کے بذریعہ ڈاک بھیج دیں!

بخدمت منیجر صاحب امرت دھارا فارمیسی ۔ لاہور (۱۶)

جناب من!

براہ نوازش اپنی فہرست ادویات اور امراض مخصوصہ مردمان اور ان کا علاج بذریعہ ڈاک مفت بھیجدیں۔

نام ....

پتہ ....

...ور بھاری بچت

...روپیہ جمع کرا دینے سے آپ یہ تمام ادویات ...جب تک آپ کی رقم ختم نہیں ہو جاتی۔ اسی ...منگوا سکتے ہیں۔

...مخصوصہ مردمان اور ان کا علاج، اور فہرست ...مفت منگوائیے!

...تار کا پتہ امرت دھارا۔ لاہور

...ب کا چاند

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارک پر آپ نے آج تک سینکڑوں کتب ملاحظہ فرمائی ہونگی۔ جو غالباً تمام مسلم مصنفین کے زور قلم کا نتیجہ ہیں۔ مگر کتاب مذکورہ سوامی لکشمن جی مہاراج نے لکھی ...والکاہی نے تمام واقعات کو عجیب انداز میں تحریر کیا ہے۔ ضخامت ساڑھے چار سو صفحات قیمت عہ روپیہ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

ahmadimuslim.de

مومیائی

مصدقہ علمائے اہلحدیث دہزار ہا خریداران اہلحدیث"

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ہیضہ۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھانے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲؎ -

آدھ پاؤ ۹؎ - پاؤ بھر ۱۸؎ مع محصول ڈاک -

ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

اہالی برہما سے ایک پاؤ کی قیمت مع محصول ڈاک پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ نہ ہی ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

(۳۷۰)

تازہ ترین شہادتیں

جناب عبدالستار صاحب بمبئی میں نے آپکے پاس سے تین چھٹانک مومیائی منگایا تھا از حد فائدہ ہوا۔ اب ایک چھٹانک تاج محمد کے نام ارسال کر دیجئے" (۱۹- جنوری ۳۱ء)

جناب حافظ اسرار الحق صاحب ضلع مظفر پور۔ "دو چھٹانک مومیائی بہت جلد ارسال فرمائیے۔ اسکے قبل جناب مختلف جگہ سے منگوا چکا ہوں بہت مفید ثابت ہوئی" (۱۶ فروری ۳۱ء)

جناب راؤ عبدالواسع خان صاحب کیری۔ آپکی مومیائی کی بہت تعریف ہے اور فائدہ مند بھی ہے۔ میں نے اس سے پیشتر منگائی تھی بہت اچھی ثابت ہوئی۔ اب ایک چھٹانک اور ارسال فرمائیے" (۲۷ فروری ۳۱ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ :- حکیم محمد عبدالرحمان [illegible]

دہلی میں

کتب خانہ رشیدیہ ہی واحد کتب خانہ ہے۔ جس میں مصر، استنبول، بیروت، شام کے علاوہ ہندوستان کے ہر خط کی اُردو، عربی، فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے :-

شرقاوی شرح تجرید بخاری	۸؎	کرمانی شرح بخاری ۲۵ جلد	۱۲۵؎	تفسیر ابن کثیر طبع جدید خاص طور سے ارزاں ہو گئی ہے	۱۰؎
حجۃ اللہ البالغہ کاغذ سفید اعلیٰ	۳؎	سیرۃ الحلبیہ	۹؎		
بخاری مع حاشیہ سندی	۶؎	شرح سیرۃ ابن ہشام ۴ جلد عمدہ سفید کاغذ	۱۸؎	تفسیر خازن مع معالم	۲۰؎
قاموس معرب اعلیٰ کاغذ	۱۰؎			المنجد طبع تاسعہ	۸؎
مفتاح کنوز السنہ، حدیث کی چودہ مشہور کتابوں میں جتنی احادیث ہیں۔ ان کی مکمل فہرست	۵؎	فیض القدیر شرح جامع صغیر (للمناوی) ۶ جلد مجلد	۶۵؎	تسہیل العربیہ المنجد کا اردو ترجمہ و خلاصہ ایکہزار صفحات مجلد	۱۲؎
		تاج العروس شرح قاموس	۷۵؎		

نوٹ :- فرمائشی خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جاسکیں اور تقریباً ایک چوتھائی رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر ضرور روانہ فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔

مینیجر کتب خانہ رشیدیہ اردو بازار دہلی ۲

زوال غازی

انقلاب افغانستان کا صحیح سبب دریافت کرنا ہو تو آپ تازہ تصنیف "زوال غازی" ملاحظہ فرمائیں۔

اس میں شاہ امان اللہ خان کے تمام حالات مندرج ہیں۔ سیاحت یورپ۔ افغانستان کی ترقیات۔ ملک کے سوشل اور خواتین اور ملاؤں کی طاقتوں کے حالات۔ بچہ سقاؤ کی بادشاہت کے حالات۔ غازی محمد نادر شاہ کے حالات مفصل مندرج ہیں۔ کتاب عجیب انداز میں تحریر کی گئی ہے کہ ایک دفعہ شروع کر کے جب تک ختم نہ ہولے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ ضخامت ۲۰×۲۶ کے ۵۰۴ صفحات۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلےٰ۔ اصل قیمت تین روپیہ۔ رعائتی قیمت دو روپیہ۔ (عہ) محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

(منگوانے کا پتہ)

مینیجر اہلحدیث امرتسر

خمیرہ بادام طیفوری رجسٹرڈ

کمزور جسم میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ رگ و ریشہ میں طاقت دوڑنے لگتی ہے مسرت سے چہرہ تمتما اٹھتا ہے۔ امساک کے لئے بہتر ہے۔ مردمی کے متلاشی اس سے فائدہ اٹھائیں۔ نزلہ۔ زکام۔ سر کے چکر۔ دھڑکن۔ چلتے دم چڑھنا۔ اٹھتے آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جانا۔ دماغی محنت سے جی چرانا۔ مرعوب و افسردہ رہنا۔ معمولی آہٹ سے کلیجہ دھک دھک کرنا۔ نسیان و جریان کافور ہوتے ہیں۔ **قیمت** پاؤ پختہ تین روپے۔ آدھ سیر پانچ روپے آٹھ آنے۔ ایک سیر دس روپے خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔

لاہور برانچ۔ ناظم دواخانہ پنجاب ملی ہوڈبل روڈ لاہور

مینیجر دواخانہ مقصود عالم امرتسر پنجاب

ضرورت ہے

آج کل ملک میں بیکاری حد سے زیادہ ہے۔ تعلیم یافتہ طبقہ زیادہ تر بیکار ہے۔ ملازمت ملتی نہیں [illegible] ایسے اشخاص کے لئے کتاب [illegible] تصنیف لہذا جو لوگ بے کار ہوں وہ [illegible] کتاب [illegible] اس میں بیکاروں کو کاروبار [illegible] [illegible] دستکاری وغیرہ [illegible]

۲/

آپ کا فرض

ہر نوجوان۔ شادی شدہ یا مجرد۔ امیر یا غریب کوئی نہ کوئی اپنا متعلقین رکھتا ہے۔ اور یہ اُس کا فرض ہے کہ وہ اپنے پسماندگان کے لئے اپنی موت ہو جانے کی صورت میں کافی سرمایہ چھوڑے۔ اس فرض کی تکمیل کے لئے اورنٹیل کو مدد کا موقع دیجئے چونسٹھ سال کے زائد عرصہ سے اورنٹیل کی پالیسیوں نے ہزارہا خاندانوں کو ان کی ضروریات مہیا کرنے والوں کی موت واقع ہو جانے پر بوقت ضرورت امداد بہم پہنچائی ہے۔

جلدی یا بدیر ہر انسان ناقابل بیمہ ہو جاتا ہے۔ لہذا اپنے فرض کو پورا کرنے میں کوتاہی نہ کیجئے۔

اپنی زندگی کا بیمہ اورنٹیل میں کرائیے اور اپنے پسماندگان کے مستقبل کو محفوظ کیجئے

تفصیلات کے لئے

اورنٹیل گورنمنٹ سکورٹی لائف انشورنس کمپنی لیمیٹڈ۔ ہیڈ آفس بمبئی۔ قائم شدہ ۱۸۷۴ء یا اس کے کسی برانچ آفس یا

سردار دولت سنگھ بی۔ اے۔ بی۔ ٹی

ایکٹنگ برانچ سکرٹری۔ اورنٹیل لائف آفس نیشنل بنک آف انڈیا۔ بلڈنگ ہال بازار امرتسر سے خط و کتابت کریں۔

(۳۷۱)

مرض ذیابیطس کی زود اثر کیمیاوی دوا

تجربہ شرط ہے

الذیابیطس

اگر خدانخواستہ آپ یا آپکا کوئی عزیز ہمسایہ مرض ذیابیطس یا سلسل البول یا بول الدم میں مبتلا ہے یا آپکے بچہ یا عورت کو بول فی الفراش کی شکایت ہے تو الذیابیطس منگا کر قسمت کا تماشہ دیکھیگا جسکے صرف تین ہفتہ کے استعمال سے بار بار پیشاب کا آنا۔ پیاس کا زیادہ لگنا۔ پانی پیتے ہی بذریعہ پیشاب خارج ہو جانا۔ پیشاب میں شکر یا دیگر مادہ کا خارج ہونا۔ پنڈلیوں میں درد۔ بدن میں خشکی اور قبض وغیرہ عوارض صرف اکتیس یوم میں دور ہو جاتے ہیں صرف چوبیس گھنٹے میں دوا اپنا سحری اثر دکھا کر پیاس اور پیشاب کی کثرت میں نمایاں فرق کر دیتی ہے ۲۴ خوراک نمونہ منگا کر تجربہ کیجیئگا۔ اگر حسب تحریر نمونہ اثر نہ کرے تو خوراک کی قیمت علیحدہ تحریر کرنے پر واپس کر دی جائیگی قیمت مکمل ۴۲ خوراک ۲۱ یوم ... نمونہ خوراک ... محصول علاوہ۔

بچوں کے دانت نکلنے کی تکالیف کا ایک موثر علاج

حیات الصبیان

محافظ صبیان | محافظ صبیان

[illegible]

حاکم وقت

ایک قدیم بیاض میں ہے کہ بعد تحویل یہ دوا کھاؤ تو تمام سال آرام سے رہو۔ لیکن مسلمان کو چاہئے کہ وہ خدا تعالےٰ کے سوا کسی چیز کو بھی متصرف اور موثر بالذات نہ سمجھے چونکہ اس دوا کے استعمال کی ہدایات میں بعض اسماء حسنیٰ اور سورہ قرآنیہ کی تلاوت بھی بتائی جاتی ہے۔ لہذا جو اصحاب خدا کے بھروسہ پر اس دوا کا تجربہ کرنا چاہیں فوراً ۲۶۔ مارچ تک اطلاع دیں۔ ارسال تجربہ کی غرض سے کچھ قیمت نہیں۔ البتہ اشتہار و محصول ڈاک وغیرہ ضروری مصارف کے لئے چار آنہ فی کس بذریعہ ٹکٹ بھیجئے یا زیادہ اشخاص مل کر یکجائی منی آرڈر کر دیں۔ لیکن سب کے پتے لفافہ میں ضرور لکھیں۔ نام و پورا پتہ اردو میں صاف تحریر کریں۔ ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔

منیجر اکسیری دواخانہ (رجسٹرڈ) شاہجہانپور ضلع میرٹھ

طبیب کامل

المعروف مجرب فارماکوپیا حصہ اول

اس رسالہ میں عام امراض و پوشیدہ امراض کی یونانی و ڈاکٹری کی بہترین مجربات آیورویدک طریقہ علاج کے مجربات۔ مشاہیر اطباء ہند و یورپ کے بہترین مجربات مندرج ہیں۔ جو بہت مفید اور کامیاب ثابت ہیں۔ قیمت ۱۲ مع محصول ڈاک ...

ملنے کا پتہ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس مسٹر ... ایل ملہوترہ بی-سی-ایس-ایل-ایل-بی-پی-سی-ایس
ایڈیشنل سب جج صاحب بہادر درجہ چہارم گجرات

نمبر مقدمہ ۹۵ ... ۱۹۳۸ء

ماسٹر ننھ مل ولد لالہ گوکل چند قوم کھتری ساکن جلال پور جٹاں۔ تحصیل گجرات۔ مدعی
بنام کرم الدین متوفی حال قائمقاماں محمد دین وغیرہ۔

دعویٰ ۲۰۰/- روپیہ بابت مکان

بنام میراں بخش ولد کرم دین قوم موچی ساکن کوٹ امیر چند تحصیل گجرات
[illegible]
عدالت میں نہ آؤ گے تو آپ کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔
آج بتاریخ ۲۸ فروری ۱۹۳۸ء ... دستخط و مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔
دستخط حاکم
مہر عدالت

مولانا عبد السلام صاحب بستوی کی تصانیف

اسلامی صورت جس میں قرآن مجید احادیث، آثار صحابہ اور فقہی روایات سے مدلل طور پر بیان کیا ہے کہ مسلمان کی صورت کیسی ہونی چاہئے۔ داڑھی رکھنے اور مونچھوں کے کتروانے کا مفصل ثبوت دیا گیا ہے۔ زمانہ حال کے بعض مسلم حضرات ناواقفی سے داڑھی مونڈواتے اور مونچھیں بڑھا کر غیر مسلموں کے ہمشکل بن کر اسوہ رسول کی بے ادبی کرتے ہیں۔ ان کو اس کتاب کا ضرور مطالعہ کرنا چاہئے۔ مخالفین کے اعتراضات کے بھی معقول جواب دیئے گئے ہیں۔ قیمت صرف ۴/

اسلامی توحید جس میں تعزیہ پرستی۔ نوحہ۔ ماتم اور گریہ زاری کی تردید مخالفین کے اعتراضات کا مدلل جواب دیکر واضح دلیلوں سے ثابت کیا ہے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو جام شہادت پلوانے والے در اصل شیعہ حضرات ہی تھے۔ قیمت ۳/

اسلامی پردہ جس میں مسلم عورتوں کو باپردہ رہنے کا حکم قرآن و حدیث سے

ثنائی برقی پریس امرتسر

میں

اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ لنڈے کی چھپائی نہایت عمدہ، خوشنما۔ رنگ دار ... ارزاں ... حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب ... اشتہار، رسیدیں، دعوتی خطوط، لیٹر فارم وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کریں۔

المشتہر منیجر ثنائی برقی پریس۔ ہال بازار۔ امرتسر

ہندوستان کی جڑی بوٹیاں حصہ اول

مصنفہ حکیم حاجی محمد ... تجربات وغیرہ

جس میں ہندوستان کی جڑی بوٹیوں ... خواص کو سالہا سال کی محنت و جانفشانی ... کتب کی ورق گردانی، لاتعداد حکماء سے تبادلہ خیالات اور اپنے بے شمار تجربات کو حکایات، مفردات، صدریات، مخفیات، سنیاسیات اور کشتہ جات کے علیحدہ علیحدہ ابواب میں شائع کیا گیا ہے۔ ضخامت سوا پانچسو صفحات۔ قیمت تین روپیہ محصول ڈاک ۸/ منگوانے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

سرمہ اکسیر العین

... دھند، جالا، غبار، ڈھلکا، خارش، سرخی چشم کے علاوہ ضعف بصارت کو زائل کر کے بینائی کو روشن کرنے میں اکسیر بے نظیر ہے۔ ہزاروں لوگ اس کے استعمال سے عینک کی ... سے نجات پا چکے ہیں ... اس کا استعمال ... سے بچاتا ہے۔ منگا کر فائدہ اٹھائیں ...
[illegible]

تراجم علمائے حدیث ہند

(مصنفہ ملک امام خان صاحب نوشہروی)

ہندوستان میں گلشن حدیث کی پود شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی نے لگائی۔ سید احمد اسمٰعیل شہید نے اپنے خون سے سینچا۔ نواب صاحب بھوپال نے اس کے پھیلانے کیلئے خزانے کھول دیئے۔ آخر یہ پودا ملک کے طول و عرض میں پھیل گیا اور ملک ... اس سدا بہار گلشن سے ... قیمت ...
منگوانے کا پتہ منیجر اہلحدیث امرتسر

... کشف الملہم ... مسلم کا اردو ترجمہ ... قیمت ...

کتب منگوانے کا پتہ

منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de